606

فرسنامۂ سعادت یار خان رنگین

کتب [illegible] [illegible] بروز ۱۲ جولائی

۱۸۵۵ء ۱۹۱۲ بکرمی

۸۷ صفحات، اندازہ ۱۵ سطور فی صفحہ

کتاب قلمی

606



by

1210 AH.



الحمد الله والمنة که رسالهٔ فرسنامه تصنیف فارس مضمار
بلاغت یکه تاز معرکهٔ فصاحت سخندان

فرس نامه رنگین

معنی آفرین جناب سعادت یار خان رنگین در مطبع
دار السلام حلیه الطباع پوشید.

606

بسم الله الرحمن الرحیم

توسن تیز رفتار قلم در میدان حمد داوری گرم جولان گری است که میخ
ثوابت و نعل هلال سم از هم سریع السیر گردون را آرایش داده
و شبدیز برق گام ناطقه در عرصه نعت سروری خجسته منشی دارد
که بر ریسمان فصاحت در اصطبل بلاغت بند بر پای دعوی تیز طبعان
عرب نهاده اما بعده کمترین عقیدت گزین سعادت یار خان رنگین
گوید که با وصف هیچمدانی و بی زبانی بحکم المامور معذور سطری چند
در احوال حسن و قبح اسپ بحسب ایمای بندگان حضور شهسوار

میدان دین و دولت بہ تسخیر ربع مسکون و در صحرای ناپیدا کنار حکمت
ہمعنانان افلاطون کہ از فراخی دست خود تش عرصہ بر تجردگان تنگ
وا ولوالعزمان روزگار بہ الم محرومی از زکات سعادتش باتخت خود
درجنگ یعنی فخر الامرا و اشرف الوزرا یمین الدولہ نواب سعادت
علیخان بہادر مبارز جنگ دام اقبالہ و زاد جلالہ بعد ربادۂ معلومات
خود در سنہ یکہزار و دو صد و ہشت ہجری در نثر گفتہ بود در ینولا حسب
ارشاد شیخ صاحب مشفق مہربان شیخ محمد بخش عرف میان
مجہو صاحب در سنہ یکہزار و دو صد و دہ ہجری چون گہر در رشتہ نظم
سفتہ مترقب کہ مصلیان جولانگاہ فرس شناسی ہر جا کہ سنگ
سہو بپای ابرش فکرش خوردہ باشد بدست مہربانی طی جادہ
اصلاح نمودہ عنانش را بجانب طویلہ صحت بگردانند و اشہب
بفرین درین صحرا اندوآنند و السلام فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد مجہسی کب رقم ہو | روان جب تک نہ شد بر قلم ہو
کہان قدرت قلم نی اتنی پائی | کہ یہہ اوسکی کرے صنعت نمائی

سب اس وادی مین آے تھتا گیی ہین — فرشتی کی فہم کی دپٹا گیی ہین

بہت سی اسمین سب نی خاک چہانی — ولی کل اوسکی ماہیت نہ جانی

میری کب حمد کی قابل زبان ہی — یہہ خود کیا ہی اور اسکا کیا بیان ہی

کوئی ہر چند یہان اپنا لگاوی — نپاوی کنہ کو اوسکی نہ پاوی

شجر یہان فہم کا پہلتا نہین ہی — یہان کچہہ عقل کا چلتا نہین ہی

بہلا ہو ہوش کی کیونکر رسائی — کہ ہی یہان بندگی اور وہان خدائی

یہان جو کچہہ کیا ہی اوسنی پیدا — کیا ہی کب کسی پر سب ہویدا

مگر حق کو محمد کرکے بولا — کچہہ اپنا اوسپہ ہی احوال کہولا

در نعت حضرت المرسلین صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

لکہون نعت اوسکی مین کسطرح ساری — براق اونکا تہا ایک جسکی سواری

ملک سبہی بہی ٹرا ہی جسکا پایہ — کہ سب کچہہ اوسکی خاطر ہی بنایا

بظاہر گرچہ وہ امّی تہا لیکن — بہرا تہا علم سی کل اوسکا باطن

وہ باتین اوسکی تہین نزدیک آسان — کہ جنکو کر سکی ہی مطلق نہ انسان

بیان اوسکی کرون کیا تم سی اوقات — یہہ الفت اوسکو تہی ہمسی کہ دن رات

عذاب کبریا مین کر کی زاری — طلب کرتا تہا آمرزش ہماری

اگر جامی نہ ہوتا اُس کا دل   تو ٹوٹی ہمیہ بنک سخت مشکل

نبی کتنی گیی اس غم سی روتی   کہ ایکاش اوسکی ہم امت میں ہوتی

تلف یو نہیں ہوئی اوسکی رغبت   بر آویگی مگر عیسیٰ کی حسرت

تسر اہی اپنی ہم قسمت کو رنگین   کہ امت میں ہوئی ہم اوسکی بی کین

بس اب یون چاہتی ہی یہہ میری فکر   کہ اصحابوں کا اوسکی میں کروں ذکر

در مدحت چہار یار کبار رضی اللہ عنہم

وہ چارون یار پیغمبر تھی اس طرح   بعینہ تجسی میں کہتا ہوں جس طرح

پیمبر جان تہا اون سبہ میں لاریب   وہ عنصر چار تھی ہر چار بی عیب

پری تھی وہم سی وہ اور خرد سی   کہی جو جا ہی کوئی اونکو کد سی

در منقبت حضرت علی علیہ السلام

خصوص او ہمین نبی کا تہا جو بہائی   کہوں کس مونہہ سی اوسکی میں بڑائی

لکہوں وصف اوسکا جو کچہہ ہی وہ تہوڑا   کہ دُلدُل جسکی تہا ٹڑ مینی کا گہوڑا

نہیں پاتا ہوں اتنا میں زبان کو   اور اس اپنی زبان کی میں بیان کو

کہ یہہ اوسکا کری کچہہ وصف تحریر   بہلا یہہ کیا ہی اور کیا اسکی تقریر

بیان اوسکا خدا ہی سی ہوا ہی   دیا کچہہ مصطفیٰ ہی سی ہوا ہی

غرض جب ہو سکہی ساری پیمبر ہوئی خلق اپنی تب بیاری پیمبر
سب اصحابون کی سمجھی یون ہی بیشک علی کو جان رکھہ اور گرنہ یک یک
کوئی اس بات کو سمجھی کس طرح سمجھہ ہمنی لیا اسکو اسی طرح
نبوت جیون ہوئی آخر نبی پر خلافت ختم ہی ویسا ہین علی پر
بس آگی تو زبان مت کھول رنگین یہہ ہی جای ادب مت بول رنگین

مناجات در جناب کبریای

دیا ہی تو نی یارب مجکو سب کچھہ طلب کرتا نہین ہی تجہسی اب کچھہ
مگر اک آرزو میری بڑی ہی کہ مشکل سخت وہ مجھہ پر پڑی ہی
سوا اسکی نہین ہی اور یارا کہ عرض اپنی کرون تجہسی دوبارا
عوض اس ریش کو اب اپنی کہو کر سو وہ مین مانگتا ہون تجہسی رو کر
جہان سی مجکو یا ایمان اوٹھانا وگرنہ کچھہ نہین میرا ٹھکانا
الہی کر قبول اس مدعا کو اجابت کی لگا پر اس دعا کو

در تمہید کلام و باعث این نسخہ فرحت نامہ رنگین

میری اب عرض ہی یہہ تمسی یارو رکھو تم دہیان سی گر کان اودہر کو
تو پہر مین مدعا پر اپنی آؤن تمہی اک سرگذشت اپنی سناؤن

فلک کے ہاتھ سے جو تنگ آیا   ابر اک غم کا میرے دل پہ چھایا

یہ دہیان آیا کہ دنیا ہے یہ فانی   خدا جانے ہے کے دن زندگانی

عبث لہو اور لعب میں یونہیں دن رات   گنوؤں برباد کیوں میں اپنی اوقات

زن و فرزند سب دشمن ہیں جی کے   نہیں آتا کوئی آڑے کسیکے

الگ ہو جائیں گے کہا کہا کے ساری   پڑے گی آفت آ سر پر ہماری

وہاں حالت بنے گی روز اپنی   کہ ہم ہونگے فقط اور گور اپنی

کیا دلکو جو اس سودے نے بیتاب   تو بالکل اوڑ گیا میرا خور و خواب

یہی تہا سوچ مجکو کیا کروں میں   گرہ محکم ہے کیونکر وا کروں میں

ہزاروں مشورے دل نے بنائے   ولیکن کوئے مجکو خوش نہ آئے

اذیت جب بہت سے پائی میں نے   تو ہونا چار یہ ٹہیرائی میں نے

کہ گور کہتے نہیں کچہہ پاس توشہ   پر اب لازم یہی ہے لیجے گوشہ

یہ کہہ کر گہر سے نکلا میں سر و پا   پھرا مدت تلک صحرا بصحرا

کوئی مجکو نظر آتا جو انسان   تو رم کرتا میں اوس سے مثل حیوان

کسی جا پر نہ تہا آرام مجکو   نہ تہا وحشت سوا کچہہ کام مجکو

رہا مدت تلک یوں جانہ بردوش   مجھے پھر ایکدن جو آگیا جوش

تو میں نے یوں کہا دل سے بتکرار | کہ کب تک زندگی سے ہی تو بیزار
کہاں تک جوشش مستی میں رہیگی | سبب اب چاہیے کسی بستی میں رہیے
پھر ایسی جا تک میرا جب وہاں پہونچا | یکایک لکھنؤ میں آن پہونچا
میاں محبوب وہاں ایک مہربان ہیں | تو اپنی سب طرح او قدر داں ہیں
محمد بخش نام اونکا ہی مشہور | میاں محبوب ہی عرف اونکا دستور
میاں قادر ہیں اونکی چھوٹی بھائی | اونہوں نے بھی خوبی اونسے ہی پائی
خدا اونکو ہمیشہ شاد رکھی | غم و اندوہ سے آزاد رکھی
رہی آل اونکی اور اولاد خرم | رہیں خوش وہ نہ ہو اونکو کبھی غم
رہی اونکو ہمیشہ تندرستی | نہ پھٹکی گرد اونکی آگی سستی
یہاں دولت کا ہو سامان اونکو | وہاں ہووی نصیب ایمان اونکو
مجھی وہ دیکھہ کی ایسی ہوی شاد | کہ پھر مطلق رہا اونکو نہ کچھہ یاد
گئی لیکر مجھی وہ اپنی گھر کو | رکھا لا آگی میری نال و زر کو
عزیز اصلا نہ رکھی مجھسی کچھہ شی | جو ہی تو آدمیت اونمیں بس ہی
غرض جو اونکا تہا سو تہا وہ خاطر | نہ تہا کچھہ مجھہ میں اور نہ میں میسر
بہر صورت میری گردن پہ ہی آن | اونہوں کا ہی یہاں تک بار احسان

که اب سر کو اوٹھا سکتا نهین مین — یهه سچ هی واهی کچهه بکتا نهین مین
اوٹھاتی تهی وه هر یک بات میری — خوشی سی تا کٹتی اوقات میری
وهان جو شی مجهی هوتی تهی درکار — مهیا بن کهی هوتی تهی سو بار
غرض جب تک رها یان اوس مکان مین — تو گویا تها بهشت جاودانین
قضارا ایکدن جو وه سخندان — لگی پڑهنی اوٹها کر میر کا دیوان
فرس نامه نکل تهلی سی آیا — نهایت طور اوسکا اونکو بهایا
زبس گهوڑی سی هی اونکو نهایت ذوق — سواریکا غضب کهتی هین وه شوق
لگی وه بهنی کهنی مجهسی نون جی — که نثر اسکو لکها هی تمنی کیون جی
هماری خاطر اسکو کیجیی نظم — بهر صورت اسی کر دیجیی نظم
کیا مینی مجهی جتنا تها معلوم — کیا تها نثر یاں مینی وه مرقوم
سو وه کیا هی جیسی نظم اب کهو نهان — یهی لازم هی بس جیسا هو بیان
مگر جب یه کها مجهسی به منت — تو کی اونکی لئی مینی یهه محنت
کیا خاطر سی اونکی عزم بالجزم — وگرنه کچهه نه تها مطلق میرا عزم

در بیان صفت اسپان

کبهو هو زرق کا اسکو نه توڑا — بندها هو جسکی دروازه په گهوڑا

پڑہ اب والعادیات انکہین بکر بند — خدا نی کہائی ہی گہوڑون کی سوگند

عزیز اونکو رکہا ہی مصطفی نی — بہت چاہا ہی انکو مرتضی نی

نہین ہی انسی بہتر کوئی حیوان — جو بہتر ہی تو ہی بس ان سہی انسان

کری جو طمع گمی گلگلون کو گہوڑا — وہ سمجھی اشرف الحیوان کی گہوڑا

جہان نہین جسقدر گہوڑی مین اک بار — تو اونکی حال سی ہو جا خبردار

کل اونکی عیب کی ہی پانچ قسم — سو ہر یک کا بتا دیتا ہون قسم

کرونگا پانچ فصلو مین بتا ئین پہر — مفصل تجہہ پہ تا سب ہو عیان پہر

مقدم عیب مین گہوڑونکی لاریب — سری سب عیب مین ہو رنگ کا عیب

خلل اوس سی جو پڑہ کری پیگا — تو پڑہی کا ہی وہ اور موتری کا

قباحت تیسری صورت ہی انکی بار — کہ ہو دل دیکہتی ہی جسکو بیزار

خلل چوتہا جو ہی سو رنگ کا ہی — بس آگی پانچوان پہر دنگ کا ہی

فصل اول در عیب و انواع بہوری ہا یعنی پیچ ہای موج

کرون نہین فصل اول مین بیان وہ — کہ جو گہوری مین سب بہوریان وہ

جو ماتہی پر ہو بہوری گہوڑی کی ایک — تو بد کہتا نہین کوئی اوسی نیک

وگر ہی پاس اوسکی دوسری یار — تو لینی کا نکر قصد اوسکی زنہار

جو نام اوسکا تجھی سننا ہی منظور ۔ تو تمسن رکھہ مجھسی وہ سنیگن ہی مشہور

وہ گروہ در ہیں یا ہیں پانچ یا چار ۔ تو سب کا ایک ہی ہی حکم ای یار

عمل کرتی ہیں لیکن ازنکو خوش نہ ۔ نہیں لیتی اوسی لیتی ہیں گوشہ

اوسی کہتی ہیں ڈوگرا اہل حجاب ۔ مثاوی جانتی ہیں بروہ حجاب

کوی دیکھہ اونکی نیچی اوپر اگر ۔ یہی کہتا ہی سنیگن ہی یہہ جیٹھیر

کوئی کہتا ہی جمپا سنیگن اونکو ۔ کوئی کہتا ہی قینچی ای نکو خو

کوئی کہتا ہی منڈیا ہی مقرر ۔ تلوا سکو کہ ماریگا یہہ ٹکر

کوی ماتہی ہیں چقر دیکھہ کر یار ۔ کہی ہی ہیں نہیں اسکا خریدار

کوئی عاقل اسی لی یہہ عجب ہی ۔ کڈہا سنیگن یہہ فرنت اسی غضب ہی

گیی ہی بات نزدیک اپنی یہہ جہیں ۔ مقرر یار تو جان اوسکو سیگین

جھکاوی جسکہ ماتہی کی طرف کان ۔ تو آنجھاوی وہ نیچی ای مرجان

نہ آوی کان کی نیچی تو ہی اور ۔ اوسی کہتی ہیں السوڈہال کر غور

در بیان بہوری السوڈہال

سہ السوڈہال کہیہ لبا نہیں عیب ۔ ولی نہد و سمجھتی بد نہیں لاریب

در بیان بہوری کنٹھی یعنی ہیمایں ہہ

کلی کی نیچی جو بھوری ہو اوسکو کہا کرتی ہین گھنٹی ساری ہندو

اوسی بھوری کو خوش ہو گی ساری مغل ہمیان زر کہتی ہین پیاری

سمجھتی ہین غرض سب لوگ ادنی اوسی کوی نہین گنتا ہی معیوب

وہ خواہی ایک ہو اور خواہ دو چار یہی ہی نام اوسکا ای میری یار

دربیان بھوری دیوبن

پھر اوسکی نیچی گردن کی جو ہو پیچ تو اوس بھوری کو سب نافہ اور نیچ

مبارک جانکر کہتی ہین اچھا سمجھتی ہین اوسی دولت کا گچھا

اگر یہی نام سی ہی اوسکی کچھ کام تو سن رکھ دیوبن اوسکا ہی بس نام

دربیان بھوری ہرداول

تلی اوسکی جو چھاتی کی ہو اندر تو ہرداول ہی تو اوس سی بہت ڈر

اوسی سب جنگ کا دشمن جانتی ہین وہ ہی بدیمن اوسی سب مانتی ہین

بس اوس گھوڑی کو تو لینا نہ زنہار لب شرطی دیوین اوسپر نہ ہو یار

کہ وہ پیدا کری ہی اوس سی صد یمن نہین باعث سی ہوتی اوسکی بدیمن

دربیان بھوری گندہ بغل

بغل مین جسکی بھوریکا خلل ہی مغل کہتا اوسی گندہ بغل ہی

اوسی لقنیا ہہیں وہ دیکی ایک ماش	ولیکن وہ مغل جو ہی قزلباش
سوا اوسکی مساوی جانتی ہیں	نہ خوب اوسکو نہ بد ہی مانتی ہیں

در بیان بہوری گوم

تلی چوپٹ کی بہوری ہو جہو ٹی	تو اوسکو مرہتی کہتی ہیں کہوٹی
کہڑی ایکدم نہیں پاس اوسکی رہتی	زبان اپنی میں گوم اوسکو ہیں کہتی
سوا اوس قوم کی اورونکی نزدیک	کچہہ اوس بہوریکی بدیمنی نہیں ٹہیک

در بیان بہوری گنگا پاٹ

اور آوی تنگ کی باہر نظر جب	تو گنگا پات اوسی کہتی ہیں وہ سب
نہیں رکہتی ہیں اصلا نام اوسکو	بہت لیتی ہیں دیکر دام اوسکو

در بیان بہوری کہونٹی گار

تلی پر ہاتہہ کی بہوری اگر ہی	تو وہ دونو بہی یا ایک پر ہی
ذرہ سی ہوش سی ایمردگانی	اوسی پہچاننا ہی سخت مشکل
جو رخ نیچیکو اوس بہوریکا ہو یار	تو کہونٹی گار نام اوسکا ہی زنہار
نہ ڈر اوس سی وہ بہوری خوب ہیگی	کہوں اب اوسکو جو معیوب ہیگی

در بیان بہوری گہونٹی اوکہار

جو مونہہ او پر کو ہی تو ہی بری قسم — سمجھہ کہونٹی او کہاٹ اوسکا ہی اسم

جو سستا بھی ملی تو لی نہ زنہار — برا ہی وہ بہوا اوسکا خریدار

در بیان بہوری بہجل

نکلی سر ڈ ناڑ کی جو ہو بد ستور — تو اوس گھوڑیکو تو مطلق نہ کر دور

وہ گھوڑا پایا ہی اونچا یا کہ ہی پست — بلا شک جان اوسی ہی بہہ بر دست

کہون نام اوسکا وہ بہوری ہی بہجل — جہان تک جیمس آوی اوسپہ تو چل

در بیان بہوری ارہل

جو جڑ میں بہوریان کانونکی ہوں دو — دیا ہوں پشت سر پر ای نکو تو

تو نام اونکا ہی سرہل اونکو پہچان — وگر ہی ایک تو بد اوسکو تو جان

در بیان بہوری سانپن

اگر بہوری ہی جڑ میں بال کی ایک — تو بس سانپن ہی وہ ہرگز نہیں نیک

جو ہی دونو طرف تو اوسی میں ہی آگ — کہ ہی وہ بمنز کہتی ہیں اوسی ناگ

جو ہوں طاق ایکطرف اور ایکطرف جفت — تو اوس گھوڑیکو تو ہرگز نہ لی مفت

غرض یہہ جسکی ہو ویں بہوریاں طاق — تو اوس گھوڑیکو مت لی ہو کی مشتاق

وگر وہ جفت ہیں تو اوسکو تو لے — فروشندہ جو کچہہ چاہی وہی دی

دربیان بھوری چتربنگ

اب اُس بھورلکا تجھسی ہین کہون ڈھنگ　　مسمّی جسکو کہتی ہین چتربنگ

تجھی آگاہ کردون اوس سی یاری　　اوسی بد جانتی ہین لوگ ساری

خصوصاً راجپوتونکو ہی یہہ چتر　　کہ دیکھہ اوسکو لگی ہی اونکو یہہ ڈر

یہہ ہی بدیمن ایسے ہرگز نہ لینا　　اسی لیتی مین بھی ہانی نہ دینا

نہین پہچانتا کچھہ اوسکا دشوار　　تلی عجزین کی آوی سو ہی یار

دربیان بھوری ڈنک او چار

بُرا کہتی ہین اوسکو لوگ ڈرکر　　وہ جو ہوتی ہی بھوری ساغری پر

اوسی بد جانتی ہین خاص اور عام　　وہ بھوری ڈنک او چار ایسی ہی نام

دربیان عیب کہ بموجب شریعت اند آن کہ موافق رسم زمانہ اند بر آن اعتقاد بندہ نیست

شریعت کی بموجب اشتی ہین دو بد　　مفصل اونکو لکھہ دیتا ہون لی کد

سو ہی بدیمن ایک اور عیب ہی ایک　　رکھو یاد اونکو سنکر سب بد و نیک

جو ہی ارجل تو ہی بدیمن لاریب　　دگر ہی بدرکابی تو ہی وہ عیب

بموجب شرع کی عیب انکی ہین اور　　نہین کوئی کیا ہی خوب ہی غور

حدیث انکی تو حقمین انکی آئی		نہین اورونکی حقمین کوئی بہائی
شریعت پر یہی اپنا بہی عمل ہی		نہین جنکا عمل اونکو خلل ہی

فصل دوم دربیان ٹڈہ و موترہ وغیرہ

سراپا فصل دوم مین ہی سویدا		بیان ٹڈلیکا ہی اور موتر بیکا
جو سمجہی تو میری کہنی کو کچہہ بال		کہون تو موتر ونکا تجہسی احوال

دربیان عیب موترہ ہا

پچہاڑیکی پانوکی کہٹنونکی اندر		رگی ہوتی ہین نازی کی مقرر
اگر وہ پہول جاوین تو وہ ہین روگ		اوہ نہین ہی موتری کہتین ہین سب لوگ
جو کم ہون تو نہین ہی عیب چندان		ولیکن گر بڑی ہون تو ہی نقصان

رگیںّ

دربیان عیب ہڈہ

اور ہین کی متصل تو خوب کر غور		جو ہڈی جوڑ ہین سبہی استخوان اور
تو اوسکو جان تو ٹڈا ہی بی شک		نہ سن ہرطرح فروشندہ کی بک بک
ولیکن ہی جو نوک اوسمین تو ہی لنگ		اور سبہی تو لیکی ہوگا لیستی تنگ
جو ہی ہموار تو جان اوسکو جیبٹا		بدوق اوسکو جہان چاہی تو جہیتا
یہی کہتی ہین وہ ہین جو کہ عاقل		کہ ہی پہچاننا ٹڈی کا مشکل

جو سچ پوچھو تو ہاں ایسی ہی ہی نزدیک ۱۷ | نہیں کچھ اسمیں شک بات یہہ ہی ٹھیک

در بیان زانوہ پا

جو ہاتھونکی ہو گٹھو نمیں بدستور | تو اوس گھوڑے سی بہی تو بہاگیو دور
سبب ہی یہہ کہ اوسکی زانو ہی | اُسی ہرگز نہ لی تو وہ بُرا ہی

در بیان بیر بندی

نلی ہین سی جو بڑہی اُونچی فی الحال | تو بیر بندی اوسی کہتی ہین دلال
اسی اسواسطی گنتی ہین کم عیب | کہ ہوتی ہی وہ اچھی جلد لاریب
ولی اگر نیر کہتی ہین اُسی بد | کہ ہی نزدیک اونکی عیب بی حد

در بیان چکاول

اگر موتی ہوں ہاتھونکی سُم کی | تو گھوڑا اور رکھہ ایک اوسکا لگی
نہیں گر لنگ تو ہوگا وہ لنگرا | چکاول ہی بہت کر اوس سی خطرا

در بیان نپتنگ

وگر ہی پانوکی ہونکا یہی حال | تو وہ گھوڑا کسیکو مفت دی ڈال
وہ نپتنگ ہی اوسی مت جان تو کم | جو حق کہنی کا تہا سو کہہ چکی ہم

در بیان گانہ کہ از نپتنگ بدتر باشد

ہین

اگر نتھنا تک سی اوپر ہی کچھ اونچا ۸ تو کھول انکھونکو تو لی کیون ہی مونچا
نہین لب تک اوسی کہتی ہین گانا تو اوسکا مطلقا تو غم نہ کہانا
زلب تک سی وہ ہوتا ہی اوپر تو وہ لنگڑا نہین ہوگا مقرر
بجیگا جب تلک یو نہین ہیگا جو دانا ہی او سی گانا کہیگا

در بیان بیضہ

جو ماتہ اوپر پانو کی مٹہونکی اوپر کچھ اونچا سا ہوا اندر اور باہر
اور انڈہی سی زیادہ ہوئی یا کم تو اوسکا رلمین تو مطلق نہ کہا غم
وہ ظاہر دیکہتی ہین عیب سا ہی یہ باطن مین بہرصورت بھلا ہی
مسلمان اور ہندو اوسکو ملکر کہا کرتی ہین بیضہ ای برادر

در بیان تہنی

اگر گہوڑا اکیلا ہو تہنی کا تو کہتی ہین وہ سر کہا وی تہنی کا
کہی تو جس طرح مجھہ پر عیان ہی تب اوسمین تہنی ہوتی جہان ہی
ادہر کونا نیزہ کی اور ادہر گو دزہ تو غور سی دیکہہ ای نیکو رو
برابر تخم خرما کی ہو یا کم جو ہی تو ہی تہنی ای یار ہمدم

در بیان منی

نہایت ہی تہی چھوٹی اگر ہو تو کہتی ہیں منی سب لوگ اسکو
نہیں کرتی ہیں کچہہ خطرا منی سی منی کو جانتی ہیں کم تہی سی

فصل سیوم در شناختن عیبہای صورت
که بدبدین اسپ ازآن بدصورت نماید

سراسر فصل سیوم میں بتکرار بیان اوس عیب کا ہی ای مری یار
که گہوڑا جس سی بدصورت نظر آی لشبر طی دیکہی اوسکو صاحب زری

در بیان شتر دندان

بڑی ہوں دانت جسکی حد سی باہر شتر دندان اوسی کہتی ہیں ساری

در بیان قبح پیشانی

اور اونچا ہوتی ماتہا جسکا یارو مغل کہتی ہیں قبح پیشانی اوسکو
ولی کہتی ہیں سب اہل بصارت کہ یہہ گہوڑا کریگا کچہہ شرارت

در بیان پریشان گوش

پریشان گوش ہی وہ ای سخندان کشادہ اور ڈہیلی جسکی کہ ہوں کان
اوسی کہتی ہیں سب اہل ولایت کہ ہی مضبوط یہہ گہوڑا نہایت
پسند اوسکی سوا کرتی نہیں اور مسری بہی چڑہتی ہیں کم نا ہوں جب عزیز

ہی

دربیان تختہ گردن

وہ جو گھوڑا ہنہین کرتا ہی گندا — اوسی کوئی نہیں کہتا ہی اچھا
کہین ہین تختہ گردن اسکو ارب — ولی مطلق نہین مغلو نہین کچھہ عجب

دربیان گاوشانہ

بہت اونچی ہوں شانی جسکی حد سی — نظر وہ دیکھتی ہین آوین بد سی
جو بوجھی کوئی کیا ہی یہ بتانہ — تو کہہ تو ہی یہ گھوڑا گاوشانہ

دربیان زین پشت

بہت سا جسکی ہووی پیٹھہ مین خم — تو جان اوسکو کہ بلکہ کش ہی بہہ کم
مغل سب زین پشت اوسکو ہین کہتی — تعجب سی ہین ساری دیکھہ رہتی
اوسی کہتی ہین ہندو پیٹھہ اچھی — اور اوس گھوڑ کو وہ گنتی ہین کچھی

دربیان آہو شکم

لگا ہو پیٹ جسکا پیٹھہ سی یار — فلاح اوسی نہو گی تجکو زنہار
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا — نہین ہوگا کبھی گھوڑا وہ موٹا
سمجھہ رکھہ اوسکو تو آہو شکم ہی — یقین پھر جان رکھہ کھاتا ہی کم سی

دربیان چپاتی شکم

چپاتی سُم اوسی کہتی ہین ساری	کہ جسکی پتلی سُم ہوتی ہین بہاری
ہمیشہ گرم ریت اور کوہ پر یار	بہت چلنی سی وہ ہوتا ہی ناچار

دربیان خرسمہ

سموں مین جونسی گہوڑیکی سم ہو	تو پہر ہو وہ زیادہ یا کہ کم ہو
بہت کہاویگا وہ ٹہوکر تو رکہہ دہیان	اور اوس گہوڑیکو اپنی خرسمہ جان

دربیان مرغ پا

مسے مرغ پا کہتی ہین اوسکو	کہ جسکی ہووین سیدہی پانو دونو
بہت سیدہی ہوں اور رخم او نہین کم	تو بس تو مرغ پا کہہ اوسکو بیغم

دربیان تیرگون

کہی تو اوسکو بہی تجہکو بتادون	کہا کرتی ہین سب جسکو تیرگون
وہ گہوڑا جسکی پچہی ہو ٹکہونٹا	بتیرکون ہی مقرر نام اوسکا

پیچہا

نہ لی سوداگر اوس گہوڑیکو زنہار	کہ وہ ہرگز نہین ہوتا ہی ہشیار

دربیان کہچل

جو کہونٹی پانو کی ٹکرائین باہم	تو پہر وہ ہی کہچل پر تو نہ کہا غم
وہ خواہی لاغر اور ہی خواہ وہ مست	ولیکن ہی وہ چلنی مین زبردست

سپاہی کی تو ہی وہ کام کا یار ولی سوداگر اوسکو لی نہ زنہار

دربیان کشادہ رو

کشادہ رو اوسی کہتی ہین ولال که جہدرا پانون کو چلتا ہی جو چال
تو اہل ہند اوسی کہتی ہین عیب مغل اچہا اوسی گنتی ہین لا ریب

فصل چہارم دربیان شناختن عیب صواب که دررنگ اسپان می شود

صواب او عیب جو رنگ مین ہی یار کرون فصل چہارم مین وہ اظہار

دربیان ستاره

ستاره لوگ کہتی ہین اوسی سب که جو جاوی انگوٹھی کی تلی دب
تلی مسطلق میرا اوسی کہا مان نہایت نحس ہی بدہمین اوسی جان
جواب اوسکا تہا دیکھ پانون مین جو تو عاقل دہیان مین لاوین اوسکو

دربیان تیل

جو ہی اوسی ٹرا تو ہی وہ تیل اوسی لی لی نہین کچہ اوسمین ہی اہل حل

دربیان ماہ رو

اگر انکہون تلک جو پڑا ہی قشقا تو ہی وہ ماہ رو ہی وہ بہی اچہا

بظاہر دیکھنی مین وہ برا ہی ولی باطن مین وہ بیشک بھلا ہی

در بیان عقرب

اگر قشقی مین ہین کچھہ بال ہمرنگ تو لینیکا نکر تو اوسکی آہنگ
خبردار اوس سی رہ ہی غیب کی ڈبہ مسبر لوگ اوسی کہتی ہین عقرب

در بیان طاقی

سفید ایک انکھہ جس گھوڑیکی ہووی تو لازم ہی کہ مالک اوسکا روی
یہہ سب کہتی ہین گہوڑا ہی یہہ طاقی رکھی گا کچھہ نہ اوسکی گھر مین باقی
فروشندہ کو سوکی پانچہہ مت دی بہت بدنمیں ہی اصلا نہ تو لی

در بیان چغز

پہ دو نوسی وہ آدم چشم اگر ہی تو مطلق اوس سی مت ڈر تو وہ چغری
چغر ہر چند باطن مین بھلا ہی پہ ظاہر دیکھنی مین وہ برا ہی

در بیان گلدست

اگر ہووی سفید ایک ہاتھہ یا پاؤن تو بس گلدست جانی اوسکو ازبال
گران بہی ہاتھہ آوی تو نہلی قتہار ولی بر عکس اوسکی ہی تو بی زہر

در بیان چہار دست

سرک جا پاس سے اوسکی تو گر بجست | حذر کر اوس سے وہ گھوڑا ہے بدبخت

در بیان بام یعنی خالدار

ولیکن اوس سفیدی مین ہوں گر خال | تو جان اوسکو بدم کہتے ہین دلال

وہ ہے سب اقوام کے نزدیک بہتر | سنا ہے مینے لوگوں سے مکرر

ولیکن جو مغل ہین اہل ایران | یہی کہتا ہے اوسکو دیکھ ہر آن

بروکین اسپ سبیل نالگار است | نمیگیرم کہ بابا خالدار است

در بیان ارجل

کسیکا پانو گر ہووے سفید ایک | تو اوسکو بہی نجان اے یار نیک

نہیں ہے داہنے بائیں کی کچہہ قید | برا ہے وہ نر کہہ کچہہ اوس سے امید

اوسے ہجانتے ہین لوگ ساری | نہبت بد جانتے ہین لوگ ساری

سبب اسکا یہ ہے کہ ارجل ہے کم بخت | نہ لے اوسکو کہ وہ عیب ہے سخت

کہے گر کوئی ہے گہ تجکو اے جان | جواب اسکا ہے ماتہے مین تین دست ہان

پیغمبر نے کہا اوسکو برا ہے | اب اوسکی عیب مین تکرار کیا ہے

در بیان سور و سنجاب

اگر ہے سور گہوڑا یا کہ سنجاب | تو ساری اہل ہند اور اہل پنجاب

بُرا جو اوسکو نہیں کچہہ جانتی ہیں — ولیکن اہل ایران مانتی ہیں
وہ کہتی ہیں یہہ اس خاطر برا ہی — یزید اس رنگ پر اکثر چڑہا ہی

در بیان رنگ سیاہ

جو اوی رنگ کی گہوڑی کی بتکرار — تو کہہ سب سی کمیت اچہا ہی یار
اگر ہی خنگ تو کیا تجکو غم ہی — سمند اچہا ہو گو پر اوس سی کم ہی
معتبر جتنی ہیں کہتی ہیں وہ یون — کہ ہی بعد اوسکی ابرش اور قرتاون
اور اوسکی بعد ابلق ہی اور یوز — ولیکن یوز وہ جو ہو قرہ کوز
ہی اوسکی بعد مشکی اور رقلا — او ترکر اوسی ہی گر او سبزا
سبزرنگ اون سبہی کچہہ ڈہلکر ہی — ہمو اوس سی اور ہر شرغہ کری ہی
کم اس سب سی ہی چپکلیان اور جابا — سہنہ ہی بعد اونکی اور کچہہ بال

فصل پنجم در بیان شناختن پنج عیب کہ معروف کہ اصطلاح دلال ہا است

سنو اب فصل پنجم کا بیان ہی — بتاوونگا جسطرح مجہہ پر عیان ہیں
غرض اک پانچ جو مشہور ہیں عیب — بیان اس فصل میں اونکا ہی لاریب

در بیان کہنہ لنگ

[illegible]

وہی ہوتا ہی کہنہ لنگ گھوڑا — کہ جو کرتا ہی اول فنگ بہوڑا

چلی جب تک کہ وہ گھوڑا نہ منزل — تو ہی پہچانتا سخت اوسکا مشکل

دربیان کمری

خدا نا کردہ گر کمری ہو گھوڑا — تو ہانک اونچی پر اوسکو کرکی تھوڑا

چڑہی گر صاف تو کمری نہیں ہی — جو ہی بر عکس اوسکی تو یقین ہی

ایضاً

دیا یا چندہ اوسکو لیکر تہان پر یار — رہ اوسکی پاس بیٹھا شب کو بیدار

اوٹھی گر بیٹھ کر وہ صاف تو لے — و گر بر عکس ہی تو پھیر ہی دی

دربیان کم خور

یقین جان اسکو جو گھوڑا ہی کم خور — تو بس وہ ساری گھوڑوں سی ہی کمزور

بہت جو کہائیگا سو ہوگا موٹا — وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا

کوئی سوداگر اوسکو لی کہیں جائی — ولی کم خورسی ہرگز نہ پھل پائی

نہیں کم خور کی اور ہی پہچان — وہ کم کہاتا ہی پہچان اوسکی جان

ایضاً

لگاتا ہی چھوٹے چھوٹی جو لید — اوسی کہتی ہیں ہوتی ہی خنگ و سفید

که یهه گهوڑا اگر هوگا کم خور ‖ یقین یهه بهی هی سب سی هوگا کمزور
مقرر

در بیان دندان گیر

اگر کوئی هی دندان گیر گهوڑا ‖ تو وه گهوڑا رکهنی نهین هی لی سیر گهوڑا
کرون بیان کیا مین اوسکی مرقوم ‖ وه خود هو جائیگی اکدم مین معلوم
نهین چهوٹتی کی خو اوسکی لیکین هی ‖ بجز مرگ اوس سی چهٹکارا نهین هی
ملی سب اخته هونی سی هی جاتی ‖ مگر یهه کاٹنا عجب هی یهه ذاتی
زیاده ملک هو جاتی هی ای یار ‖ مگر آزمایی یهه سو بار

در بیان شبکور

سنو جیهه اب مجهسی تو شب کور کیا هی ‖ یهی پهچانتا شبکور کا هی
که کمبل شب کو ڈال ایک اوسکی آگی ‖ وه گهوڑا دیکهه کر گر اوسکو بهاگی
تو بس شبکور وه گهوڑا نهین هی ‖ نه بهاگی ڈر کی اوس سی تو یقین هی
وگر تاریک شب هوا ای برادر ‖ تو ڈال آگی سفید ایک اوسکی چادر
اسیمین ڈال کهتی هیچ مین عیب ‖ نهین شک اسمین یهه عیب لاریب
انهین عیبون سی بهر جاتا هی گهوڑا ‖ بهت انمین سی هو پایا هو وی گهوڑا

در بیان آنکه در هند اسپ خوب از کدام جا است

ہی اچھا ہند میں گھوڑا جہانکا / جو پوچھی تو بتاؤں ہی کہاں کا
سری تو سہیرا تھل کا ہی گھوڑا / کہ چلتا ہی بہت کھاتا ہی تھوڑا
اوتر کر اوس سی ہی پھر کاٹھیاواڑ / نہیں ہی جسکی آگی کوئی شی آڑ
کچھہ اوس سی ڈھلکی پھر جنگل کا نر ہی / بہ نسبت اوسکی پھر جو ہی سو خر ہی

در بیان شناختن سن و سال اسپان

ادھر کو گوش دل کا کر گری تو یہان / تو بتلا دوں تجھی دانتوں کی پہچان
ہر ایک کی دانت ہوتی ہیں مقرر / تلی چھہ اور چھہ ہوتی ہیں اوپر
سفید ہوتا ہی جب تک دانت کچا / تو گھوڑا تب تلک ہوتا ہی بچا
جہاں تک ہیں مبصر اخردمند / اوسی لبس دیکھہ کر کہتی ہیں تا کنز
جب اوسکی بیچ میں کا دانت ٹوٹا / مقرر تب دو یک ہوتا ہی گھوڑا
وہ دو جب ٹوٹ جاتی پاس کی اور / تو کہتی چار سال اسکو ہیں کر غور
کری گر تو تیخ جب دانت ای سنجن بیخ / تو لازم ہی کہی تو اوسکو ہی پنج
اوسی ہنگام میں جب کا کی نزدیک / نکلتی دانت ہیں دو گول باریک
نہیں ہوتا ہی کچھہ او نمیں کم و بیش / مبصر لوگ کہتی ہیں او نہیں بیش
پھر اوسکی بعد تو انصاحب رای / سہ یا بی جسقدر دانتوں میں کم پائی

تماشا گا اوس سی تو دریافت کر سن — نہیں معلوم ہوتی اس سوا ان

سیاہی جاٹ جاوی جب وہ ساری — نصیحت یاد تو یہ رکھہ ہماری

کہ ملکو تیری گہتی سی ہو گو رنج — تو کہہ یہ خطرہ تو ہی یہی بنج

پہر اوسکی بنیس اور دانتوں کو دیکہہ — بڑا ہو فرق جتنا او نہیں پہچان

جو پوچھی کوئی عمر اسکی ہی کتنی — تو تحقیقا وہیں کہہ دی کہ اتنی

پہر اوسکی دونو لکہوں پر تو کر دہیان — کہیں ہیں ان بال اوسجا لکہا تو یوں جان

کہ ہنوز گہوڑا ابہی نہایت ہی یہہ گہوڑا — وہ نادان ہی گنی جو اوسکو تہوڑا

ولی جب ہو گئی گہوڑی بلی پنج — تو پہر پہچاننی میں اوسکی ہی رنج

سن اوسکا کوئی پا سکتا نہیں ہیچ — مبصر بہی بتا سکتا نہیں ہی

جو رائج اس زمانی میں نہیں ہیں — بتا دیں میں نی تجہکو اونکی گہاتیں

سوا انکی جو ہیں محل ہیں وہ سب — کوئی اونکو برتتا ہی نہیں اب

اسی خاطر کیا میں نی نہ مرقوم — وگرنہ وہ بہی تہیں سب مجہکو معلوم

ضرور اب بہی وہ جو جو بات بہائی — تجہی میں نی مفصل کہہ سنائی

در بیان علاج و معالجہ بیماران

علاج اب تجہکو کچھ کہیں جو معلوم — سو وہ یہیں تک لکہت کرتا ہوں مرقوم

ولیکن ہی یہہ میری شرط ای یار — کہ رہ دائم دوا کرنی مین ہوشیار
نظر کر جسقدر چھوٹا ہو گھوڑا — مصالح اوسکو دی اوتنا ہی تھوڑا
غرض چھوٹی بڑی گھوڑیکو پہچان — ولی ہر وقت موسم بہی رکھہ دہیان
نہو جا ایک ہی کی فکر مین غرق — ہمیشہ ترکی اور تازی مین کر فرق
مزاج ہر ملک کی گھوڑیکا ہی اور — تجہی لازم ہی تو کرتا رہی غور
ضرور اس فن مین ہی انصاف حسن فن — کہ ایک من علم کو ہو عقل دس من
میسر ہین بیان وصف اوسکی گرتی — کہ ہر نسخہ کو جو موقع پہ برتی

در بیان علامت بیماری اسپ کہ بر چہار قسم

ہر ایک گھوڑیکی بیماری کا احوال — نمایان چار صورت سی ہوئی الحال
ولیکن طول دی دیکر بہ اسناد — بہت سا لکہہ گئی ہین اگلی استاد
سو آنا فہم مین ہی وہ بہت کم — مکرر کر چکی ہین امتحان ہم
سنا ہی زادہ ہی ازبسکہ احقر — رہا ہی تجربہ کرتا یہہ اکثر
سو کچھہ اوسکا کرتا ہی بیان یہہ — کہ ہو جاوی ہر ایک پر عیان یہہ
بتانا نبض اور پیشاب سی یار — سمجھہ جاتا ہی ہر ایک دیکھہ کو ہوشیار
چہارم وضع سی ہوتا ہی معلوم — ولیکن ہو نہین سکتا وہ مرقوم

اوسی کہتی ہین عاقل علم سینہ لکھا جاتا نہین وہ در سفینہ
تبانہ انکھہ کی کوہی کا ہی نام تبانہ اسکو یون میرا ہی نہا کام

دربیان شناختن بیماری اسب

ازتبانہ یعنی ازگوشۂ چشم کہ آنرا تبانہ گویند

تبانی کی جو رنگت ہو گلابی تو یہہ سمجھی نہین ہی کچہہ خرابی

دربیان تبانہ سردی

وگر اوسمین سفیدی فی المثل ہی تو جانی یہہ کہ سردی کا خلل ہی
اگر سردی ہوئی ہی اوسکو بی شک تو بس دو چار دن دی اوسکو کڈر
ولیکن ہووی ادرک توتکی بہر کہلانا پر اوسی دانی کی اوپر

ایضاً

وبادو بتین دن دنیا جہو باری کہ تا سردی کو گرمی اوسکی ماری
ولیکن یار اتنا کام کیجو زیادہ ایک سی مطلق نہ دیجو

ایضاً

وبا دنیا اسی صورت سی بادام کہ تا ہو جای اوس سردی کو آرام

دربیان تبانہ بادی

اگر قدری تپانہ مین ہو زردی | تو یہ جانی کہ بادسی ہی سردی
ملا کر موٹھ کی آٹی مین خالی | اوسی دس بیس دن مین چلین گالی

ایضاً

ولی اسپات کو مت بہول جانا | کہ مرچین پہلی پانی سی کہلانا

ایضاً

ویا دو بیٹی سی پہر تو سونٹھہ لیجو | ملا ہینگ اوسمین اکیس تہہ یار دکھو
پہر اوسکو تہوڑی اٹی مین ملا کی | کہلانا او وہین دانہ کو کہلا کی
ندینا تین دن سی پر زیادہ | قباحت ہوگی گر دیگا زیادہ

ایضاً

ویا دلینی لگی جب اوسکو دانا | تو اوسمین بیج سوئی کی ملانا
نہون ہر چار بیسی بہر سی وہ کم | یہی نسخہ پانچ دن تک دیجو پیہم

در بیان تپانہ گرمی

اگر ہون سرخ گہوڑیکی تپالی | تو بس گرمی ہوئی ہی اوسکو جانی
مساوی ترپہلہ خوب کوب کر کر | کسی تہلی مین رکہہ چہوڑ اپنی بہر کر
سحر شام اوسمین سی لی پانچ تولی | کسی مٹی کی باسن مین بہگو دی

صح

سحر پیش از نہاری وہ کہلا تو — پہر اوسکی بعد بس منزل کو جا تو
اوسی دی تیر پہلہ ای یار تب تک — خلل وہ دور ہو جاوی نہ جب تک

الضیاً

وہ یا ایک کوڑی بہر نیل ای افروز — پلا پانی میں اوسکو ایک ہی روز

دربیان شناختہ چیٹی سیاہ

اگر حد ستی زیادہ ہووی لالی — اور اوس لالی میں چیٹی ہووی کالی
تو اوس گہوڑی سی تو نو مستید ہونا — اور اوسکی زندگی سی ہاتہہ دہونا
شبانی کی ہی چیٹی کا یہی بہید — کہ ہین اوسکی جگر میں پڑگئی چہید
خلل چیٹی کا ہو ہر چند تہوڑا — ولی مطلق نہیں بچتا ہی گہوڑا

دربیان شناختن بیماری اسپ از پیشاب

اسی صورت سی کر پیشاب پہچان — جو ہو رنگت سفید اوسکو تو یون جان
کہ سردی کا نہایت اوسکو ہی زور — وہی گرم اوسکو دی چیزین بدستور
وگر ہی زرد اور گاڑہا ہی بہائی — تو بادیکی اوسی دی تو دوا ئی
اگر ہی سرخ تو گرمی کا ہی طور — علاج اوسکا لکہا ہی پہلی کر غور
وگر جانی سیاہی پر ہی وہ خون — تو بس گرمی ہی اوسکو حد سی افزون

ایضاً

کئی دن تر پہلے دی اور کتیرا — مساوی ہو برابر اونکی زیرا
سفید او سماین ولیکن ہو وہ زیرا — میری اس عرض کو کرنا پذیرا
کہلانا تر پہلا کا بہ تکرار — لکھا ہی پہلی دیکھہ ایمیر د ہوشیار

دربیان شناختن بیماری اسپ ازرنگ و نعیم لید

اگر کرتا ہی پتلی لید گھوڑا — تو دانا ہضم اوسی ہوتا ہی تھوڑا
نہایت او سماین آتی ہو گی بدبو — کبھو جو غور سی سونگھی اوسی تو
کہا تو مان میرا گر ہی دانا — ندی ہرگز کسی دن اوسکو دانا
مصالح کتنی دن دی اوسکو بہم — کہ تا ہو لید کی بدبو وہ برہم
ولی دوسی بہر او سماین ہو سبزی — کہی ہی اوسکی دوا کا بس یہی جی
وگر ہو چشمہ جاری کی مانند — چلی پیٹ اوسکی پچکاری کی مانند

ایضاً

تو دی اوسکو فقط سنبل کی ٹگاری — کہ جاوی تین دن میں اوسکا جی
چھٹانگ اوسکو وہ دنیا آخر دمیند — کہ تا کھاتی ہی اوسکا پیٹ ہو بند

ایضاً

ویا تو مان میراب کھائی — منگا ایک چار سیپی بھر حنا لی
منگا دو سیپی بھر لی بھر کتیرا — بھر اوسمین ایک ماشہ بھر ہنویرا
کتیرے کی برابر بیلگرے ہو — غرض سوکھی ہو وہ یا وہ ہری ہو
مہین ان سب کو کوٹ اور چھان باریک — پھر اونکو گوندہ کر پانی مین کر ٹھیک
کھلا آم ہی سحرا اور نصف دن تک تم — کہ ہو بیٹ اوسکا بند ای نیک و حلم
اگر ہو لید مین چکنائی بہائی — تو اوسکے آنو ہی دی اوسکو گی

دربیان تیاری بچھیرہ

اوسی گھوڑیکو بہائی کیچھ موٹا — سواری کا نہو وی جو کہ کھوٹا
بچھیریکو کیا چاہی جو تیار — تو سن ترکیب اوسکی مجھ سی ای یار
منگا بازار سی دس سیر لی شیر — کہون ڈال اوسمین پھر گوبر ایک سیر
پکا کر کھانڈ سی اوسمین ملا دی تو — پلا پانی کو اور سی کھلا دی
جہان تک چاہی تو ان ہین بچھڑی یار — نہین تعداد کی کچھ ہے اسکی تکرار

ترکیب دواء مرچ سیاہ

ولی دنیا ہمیشہ مرچ کالے — نہین ہی خوب دینی کھیر چالی
ولی ہی مرچ کی دینی کا یہ طور — اسی تو ڑہ کی اپنی دلین کر غور

که کالی مرچ پیسی چار بهر لی | پهر اوسکو ایک ذره جوکوب کر لی
ملا کر تهوڑی آٹی مین کهلادی | پهر اوسپر شوق سی پانی پلادی

ترکیب دادن زردچوب

جو چاهی گهوڑا موٹا هووی جلدی | تو دی چالیس دن اٹهه بهر هلدی
منگا هلدی کو او جوکوب کر رکهه | کهین پهر ڈهانک کر کونی مین دهر رکهه
سحر کو آدها پاو سمین سی تو لی | پهر اوسکو خالص اوسی تو دوده مین دی
سحر کو دوسری دن ملکی ساری | کهلاکر پهر کهلا اور سر نهاری
پهر اوتنی هی پهگو رکهه تو اوسی دم | بڑهاتا پاو پهر تک اوسکو کم کم

ترکیب دادن رتب

چنی پهنوا کی کر پسوائی باریک | اور اوسکو خوب گوندهوا کر گهی ٹهیک
کری پهر سیر بهر کی روٹیان چار | وه پک کر سو چلین جس وقت تیار
ملادی سیر بهر دوده اوسمین اور کهانڈ | که هو چالیس دن مین انڈ کا ساند
ولیکن گوشت دلسی سن هی اسکو | بدستور اسکو پهی پانی کی دی بعد

ترکیب دادن خوید یعنی زرهت جو

جو چاهی اتنا گهوڑا او جهه اوٹهاوی | که پهر مطلق وه پهچانا نه جاوی

تو دی اوسکو خوید ای مرد ہشیار | کہ تا بی انتہا وہ ہووی بیمار
پڑی جب کہیت مین جو کی بالی ایک | کہلانا اوسکو تب گہوڑا لگا ہی نیک
پہر بعد بہر تازی ہی وہ آئی | کہ رہ کر دیر وہ کڑوی نہو جائی
نہ ہلکی کہانی سی لیکن جب وہ دہیں آئی | کہلادی تب اوسی گلیاکی ان دنوں
پہر بعد جو بیس آوی | تو پہلی سیر پہر وہ گہوڑ کہلاوی

ایضاً

کبہی ایک پاو بہادر کہہ بہی پہرلی | وہ پاو اوتنا ہی لہسن سبز وہ دی
غرض کرتا رہی یوں جیتی بہتی | کہ تا رہتی نہ اوسکی دانت کہٹی
تکلف پہر بہی گر چاہی تو کردی | کہ بیٹہی تہوڑی گہی مین کرکی تر دی
پر آدہی سیر سی ہووی نہ گہی کم | مفصل سب بتا تجہکو چلی ہم

ایضاً

نہ دنیا پر اوسی زنہار دانا | کہ سم ہی اوسکی حق مین اوسکا کہانا

ایضاً

کری وہ رات مین جو لبید و پیشاب | ملین اوسکی بدن پر اوسکو جواب

ایضاً

نہ پہرین خرخرہ او سبزہ بہتی   چہڑاوین میل کچہہ مطلق نہ اوسکی

پہنو چلی تلک اسمین سہی گر کم   تو اوسکی دیکہہ تیاری کا عالم

ترکیب دادن راتب ارداوہ

چنی اور جو ملاوی جو بہناوی   اور اونکا موٹا ارداوہ پساوی

عوض دانہ کی اوسکو کر کی تر دی   تو پہنین گرمی ہلین تو شام و سحر دی

سمجہیو مت فقط اوسکو غذا ہی   غذا ہی پرہہ گرمی مین دوا ہی

کیا ہی سب کی خاطر اسکو تحریر   خصوصا ترکیونکو ہی یہہ اکسیر

در بیان عجیبانہ بر آوردن بچہیرہ

بچہیرکو اگر تو چاہی لا ریب   کہ مطلق ہی نکالی وہ نکچہہ عیب

تو دی اوسکو شہاگا پہون کر روز   ولی دو تین ماشہ ابدل افروز

مدام اوسکو پلایا پانی کی ہمراہ   ہوا القصہ یہہ قصہ تو کوتاہ

شہاگا دی اوسی ہلکیند اسطرح   پہر اوسکی داغ چارون بند جسطرح

در بیان داغ چار بند

کہ اوسکی چارون دست پا کی اندر   لگا ایک دو دو خط گہٹونکی اوپر

نقلین ہی پہر رہی عیبوں سی وہ پاک   رکہی خوش تجہکو ہونی دی نہ غمناک

ترکیب علاج اسب بدبغل

اگر بدبغل ہووی گھوڑا ابر | تو پھر تومان لی کہنا یہہ میرا
کہلادی سہنگ اوسی ایک چار تولی | کہ تا بند ہووالی نعل اور وہ نہ بولی

ترکیب دادن گلہ بہ اسپ

جو چاہی لوڑ ہا گھوڑا ہووی تازا | تو کلی بیل کی دی اوسکو بابا
بہو معلوم گر اوسکی تجہی راہ | تو بیخ کو روین تجہی ای یار آگاہ
منگا کر ایک گلہ بہل ہلادی | پھر اوسکا گوشت ہڈی سی جدا دی
چڑیا دی گوشت اور ہیچی کو ملکر | اگر ہو جاوی پر ایسا وہ گل کر
بہت سا دیگچی مین پانی بہر تو | اور اوسکی نیچی دہیمی آنچ کر تو
وہ چکنائی جو آئی جای اوپر | اوسی لی لیکی ایک باسن کی اندر
مہلی مین ملا کر خوب سب کو | کہلا پانی کی اوپر ای انکو خو
کری ایک پانچ دن یون ہی جو ہم | تو ہو قوت نہ اوسکی سال بہر کم
وگر اوس سی زیادہ تو کہلاوی | تو پہر اوسکا بہت سا خط اوٹہا کی

دربیان شناختن بیماری گرگری کہ بہشت قسم میشود

وہ سنی ہین آٹھہ مت گن او نکو تو | کہ جس سی بیٹھتا اوٹھتا ہی گھوڑا
جہا نمایں نام اوسکا گرگری ہی | وہ بیماری نہایت ہی بُری ہی

سو اوسکی دیہیا نہین کہہ آئے ہین طبیب — ولیکن شرط ہی ہر یک بات پر غور

گرگری اول کہ باعث بند شدن پیشاب می شود فقط

تنی ہی دمبدم گہوڑا جو یک چند — تو یہہ تو جان رکہہ پیشاب ہی بند

تو اوسکی نانیرہ مین مرچ رکہہ لال — کہ وو نہین ڈالدی پیشاب فی الحال

ولی باندہ اوسمین بال ایک گرہ پر — نکلنی مین نہوتا اوسکی تاخیر

ایضاً

رکہی سنتوریکی بتی بہی بدستور — تو البتہ کہ ہو جاوی خلش دور

ایضاً

جو گہوڑی ہو تو رکہدی لی تماشا — تب اسا یہہ دوا بہی ہی تماشا

ایضاً

وہ یا پیریکی سیٹی خوب سی چاب — رکہہ اوسکی فرج مین تا کردی پیشاب

ایضاً

ویا سابن کا شافا رکہہ بنا کر — کہ پیشاب اس سی بہی کہلتا ہی اکثر

ایضاً

ویا ایک آدسیر ایک تیل لیکر پلانتہہونگی رستی ای ہنرور

ایضاً

ویا جو ن کان مین دی ڈال ایکدر تو اونسی بہی یقین ہی فایدہ ہید

ایضاً

کری گر یہہ دوا بہی کچھہ بُرا ہئی تو پہر بازار سی منگوا کی رائی
نیا پانی مین اوسکا نسبر لیب اور اوسکا اوسکی فوطون تو کر لیب
وگہوڑا ہووی پہر مطلق نہ بیتاب یقین ہی یہہ کری ایکدم مین شتاب

ایضاً

رہی ایک بات اتحکب تبا نی کہ دو لوٹون مین بہر کر صاف پانی
کہڑا ہو سا غریکی پاس جا کر گرا لوٹی سی پانی کو زمین پر
اور اپنی مونہہ سی لوسیٹی بجا لی کہ گہوڑا اتنگی تا پیشاب ڈالی

گُردی دوم کہ از باعث بند شدن پید میشود

اگر گہوڑیکی سمجہی بند ہی لید تو کر سالوتریکی جلد تقلید
منگا کر چار پیسی بہر گڑ اکو فقط خالی ہی گلیا کر کہلا تو

ایضاً

ویا دو پیسی بہر نوسونٹہہ ملاکر   دو چند اوسمین پرانا گوڑ ملاکر
ملاکر مینگ بہی انگ پانچ ماشی   کہلاکر دیکہہ قدرت کی تماشی

ایضاً

ولیکن ہی ضرور اتینی ہی تاکید   رہی وہ قائدہ جب تک کری لید

گرگری سیوم کہ از باعث بادسوا میشود

جو گہوڑ الوٹ کر بغلونکو جہانکی   ویا ہر لحظہ مضطر ہو کی کانکہی
تو ہی وہ بادسول اوسکو تو پہچان   کہ جس سی گرگری کرتا ہی حیوان
شتابی جا کی لہسن پیتہ بہر لی   مہیا دوگنی مرچین لال کرلی
کحل کردی کہلا حلدی نکو جو   نکا یک گرگری اوٹہی ہی جسکو

ایضاً

ویا ایک لنڈہا تہی کا منگا تو   برابر چہال پیپل کی ملا تو
کر ایک چہٹہ سیر پانی مین اوسکی جوش   رہی جب نصف تب امیر دیہو
پلادی جہاں کر نا لو ہمین پہر پہر   ولیکن خوب سا ٹہنڈہا اوسی کر
یقین ہی خوب ہو جاوی وہ گہوڑا   نہو پہر پیت مین اوسکی مروڑا

گرگری چہارم کہ از باعث بدگوارہ میشود

مڑوڑی لوٹ کر جو دم کو تا ڑی — تو بد تو جس سی جا ہی اوس سی باڑی
کہ اوس سی یون گیا ہی ڈمہ یہ کہیا — لگا رو دیمین ہی جا جنکا سہیٹا
نشتابی دودہ لالو ایک آثار — اور اوسکا نصف گہی لابی خطر بار
اوسی بکہلا کی تو اوسمین ملا دی — پہر اوسکو نال مین بہر کر پلا دی
اٹک کر وہ نہ چہوٹتا تہا جہان سی — وہ دہشت سی چہوٹی کا وہان سی
نہین اسکی سوا اوسکی دوا کچہہ — مگر بخشی خدا اوسکی دوا کچہہ

گر گری پنجم کہ از باعث فراموش کردن بادی شود

کری دم بیٹ اور پسوٹی جو گہوڑا — تو گہوڑ اوسکی لگا تالو مین تہوڑا
کہ تہا جو باد کہانا اوسکا معمول — سو ہی وہ باؤ کہانی کو گیا بہول
ہلیگا موںہہ وہ گہوڑ سب ہوگا بانی — اوسی یاد آوی گی وہ باؤ کہانی

ایضاً

سہاگا بہون کر پا پانچ ماشی — پلا پانی مین دیکہہ اوسکی تماشی
کہ چہوڑیگا وہ بی ہم سیکڑون گوز — یقین ہی خوب ہو جاوی وہی روز
اگر پوچہی کوئی کتنا ہو پانی — تو کہہ ایک پاؤ بہر ای یار جانی

ایضاً

وہ یا ایک نیم کی لکڑی لی چھوٹی ۴۴ انگوٹھی سی زیادہ جو ہو موٹی
اوسی وہی تھا نیزہ کی طرح ای یار کہڑا کر ہتھان پر اوسکو گھڑی چار
کہ تا وہ اپنی مونہہ کو جو ملا وی اوسی وہ باؤ کہانی یاد آوی

گرگری ہشتم کہ بباعث آمدن رودہ در فوطہ واقع میشود

تھو گرکچھہ سبب اور گھوڑا لوٹی دریا ہر لحظہ گرگر لوٹی پوٹے
تو جھک کر اوسکی فوطوں پر گردمیان جو ہوں وہ سخت اور سوجی تو یون جان
کہ سردہ ہوگیا تہا اسکا بودہ سو ہٹ کر آگیا ہی اسمین رودہ
دہاں کر ڈال ناختہ اوسکو فی الفور یہانین اسکی سوا اوسکی دوا اور

ایضاً

ولی گر اسے بہلی آنت انزر کہ ہی خطر ارہیگی گردہ باہر

گرگری نہم کہ بباعث بند شدن سگرہ میشود

تھوان جھہ میں گر کوئی مقرر اور اوٹھی بیٹھی گھوڑا ہو کی مضطر
تو سہی جان مونہہ چھوٹا ہی پٹ کا کوئی سدا پڑا ہی اوسمین انکا
منگا نگر تکی گلی بانی ایک چار پکا کر اونکو کر جلد سی تیار

طرح اوسکی بتا دین تجکو اب ہم — پہر پرستور یا دُس سیر سی کم

وہ ستار البدّرا اوسکو پلا دی — کہ تا اوسکو وبا لسی وہ بہلا دی

پہلنا اِس بغیر اوسکا ہی مشکل — اسی خاطر تو اکثر مرد تہا قتل

الضاً

بہت سی گہی کو اپنی ہاتہہ پرل — پہر اوسکی ساغر بکو کرکی آکل

جلا دینی ہین اپنا اُد بدتک ہاتہہ — لی آتی ہین اوس سی پہر ہاتہہ کی ساتہہ

ولیکن اس مرض مین جو ہی دُرانا — پہن دیتا ہی وہ گہوڑ بکو دانا

نگر دیکہا ہی مینی اسمین اکثر — کہ مر جاتا ہی یون گہوڑا اکثر

الضاً

وہ پالا نر کچور ایک پاو پہر بار — اوسی کر کوٹ کر باریک تیار

بالنصف اوسمین اتا موٹہہ کا خام — اوسی دی نصف صبح اور نصف دی شام

وہ ہو جب تک کہ اچہا اید افزور — کہلایا کر تو یون ہی اوسکو ہر روز

میری ایک مہربان نی بتایا — اسی مینی بہت ہی آزمایا

گرگری ہشتم کہ از باعث درد قولنج می شود

اگر اینمین سی ہو کوئی نہ ایجان — تو پہر قولنج ہی تو اوسکو یون جان

منگا دو سیر دودھ اور گھی چہارم — ملا دونو کو مت کر عقل کو گم

ذرہ گھوڑیکی مونہہ کو تو اوٹھا کر — سرک جا نال سی اوسکو پلا کر

نہو گر جاری اوسکا بیٹھ کر غور — تو اوتنا ہی پلا لا کر اوسی اور

الضیا

وہ پا چاروں طرف سی خوب داغی — شکم پر اوسکی آگی تازہ کی

تو اس سی بہی اوسی ہو تندرستی — زیادہ اوسمیں ہو آگی سی چستی

ولی اوس داغیں اتنی ہو جا بار — کہ سمجھی ایک کف دست اوسکو ہشیار

یہی پہچان ہی قولنج کی جان — کہ ہین قوطی اوترتی چڑہی ہر آن

در بیان چاندنی یعنی قیصر زدہ

وہ باوی زندگی گھوڑا دوبارا — بچی گر چاندنی کا کوئی مارا

علاج اوسکا سناون تجھکو بہزاد — بسر طی اوسکو تو سنکر رکھی یاد

غرض گھوڑیکا جب تک مونہہ کھلا ہی — تو تب تک اوس مرض کی ہی دوا ہی

میری تقریر پر ایک ذرہ رکھ گوش — منگا ایک مرغ کو پانی میں کر جوش

پر اوسکی تو نکے جو بچ اور پانو کردو — پھر اوسکو ڈال کر ہانڈی میں کر جو

منع الالیش کی اوس کو ڈاید نست — کہ ہو ایک اوسکی ہڈی گوشت اور پوست

اور اوسمین کالی مرچان اور باڈال ‏ تباؤن اب کھلانی کا تجھی حال

کھلا سب شام کو ای یار ہمدم ‏ یون ہین چالیس تک کر تو ہم

ایضاً

ہمیشہ گرم انکا رم دی تو پانی ‏ کہ ہی اوسکی اسی پاین زندگانی

پر ایسی جا پر اوسکو باندہ ای یار ‏ کہ جس جا پر ہوا پہونچی نہ زنہار

سوا اسکی گلہری اور گیدڑ ‏ دیا کرتی ہین یونہی ہین لوگ اکثر

بہت سا اوسنی ہی ہوتا ہی آرام ‏ ولی پر کہٹکی ہو جاتا نہین کام

کرو نہین اس مرض سی تجہکو آگاہ ‏ شک اسمین کچھ نہین واللہ باللہ

ٹہوکا اوسکی دی ماتہی پہ نہین ‏ پلٹ جاتی ہین انکہین اوسکی وو ہین

نہین ہی اس مرض کی اور پہچان ‏ بتایا مینی تجہکو آگی ای جان

ایضاً

خدا ناکردہ گر ہو جای موتہ بند ‏ تو پہر تو یاد کر رکھ یہ میری پند

سمجھ مت اس مری نسخہ کو ردّی ‏ منگالی حیض کی دس بیس گدّی

اونہین دس سیر پانی بیچ چڑہا دی ‏ رہی آدہا تو تتہونسی پلا دی

اسی کہنی کی موجب اے دل افروز ‏ کیا کر پانچ دن تک اسکو ہر روز

یقین ہی اس سی وہ ہی چنگا ہوجاوی !!! وہیں گویا نہالیوی تو گنگا

ایضاً

ولیکن رکھیو اپنی پانی کی قید کہ تا کچھ اوسکی نکھنی کی ہو امید

ایضاً

جو چھاتی بند ہوجاتا ہی تھوڑا تو ہوجاتا ہی جلد اچھا وہ گھوڑا

ولی جو بند ہوجاتا ہی محکم تو پھر ہوتا ہی وہ اچھا بہت کم

کروں پھر اتنی کو اوسکی تحریر بتاؤں مسہل اور اوسکی جھکو تدبیر

بڑہا کر اوسکی پیشانی پہ رکھ ہاتھ ہٹا ایک ذرہ اوسکو زور کی ساتھ

اگر پیچھی کو ہٹ آئی وہ جاوی کہ تیرا ہاتھ مطلق ڈھکہ نپاوی

تو جان اوسکا نہیں ہی بند سینہ وہ سینہ ہی زمرد کا نگینہ

وگر ہٹتی نہیں وہ گھوڑا اکڑی دربر تو کر اوسکی دوا کی تو یہ تدبیر

ارنڈ کی کونپلیں اور لون کھاری مساوی لا کر کچھ آہ و زاری

برابر دونونکو تو ایک پاؤ بھر لی کھرل کر اوسکو جلدی سی کھلادی

یونہیں دی تین دن اور غور کر نظر نہو گر فایدہ تو فکر کر اور

بندھی برزانہ پانی اوسکو تب تک وہ بالکل صاف ہوجاوی نہ جب تک

جو سمجھی گرم گرمی کی ہوا تو — تو پانی شیر گرم اوسکو پلا تو

ولیکن تا بمقدور اوسکو گرم دی — زیادہ اس سی مت دی ایکدم دی

پر اوس پانی مین ایک ذرہ بھوشن — تو اجواین ذرہ کر لیجیو جوش

بہی بس رکھہ ہوی پانی گرم ہو جائی — تو دو پیسہ بہر اجواین ہوائی بار

ایضاً

وہ پا ایک کام کر اوری مرسی دوست — لگا بہر اگہہ کی جڑ کا منگا پوست

اوسی تو آگ مین مت تو جلانا — ولی بہو بہل مین اندک بہل بہلانا

پر ابر اوسکی تو منگوالی گوگل — کہل کر پاو بہر گوڑ مین اونہین مل

کہلادی ایکباری اوسکو بالکل — خدا چاہی تو وہ جاوی ہین کہل

ایضاً

وہ پا سات اونٹ کی استخل منگا — ولی اوسکی بنانا جو بہو ونا

ذرہ سی موٹہہ کی آٹی مین مل کر — کہلادی شام کو پانی مین حل کر

یو نہین کر سات دن تک روز بہم — کہ تا کہل جائی بالکل تیر اسمدم

ایضاً

وہ پا ایک پیسہ بہر افیون کو لی تول — اوسی پانی مین اپنی ہاتہہ سی کہول

ملا امنیون کی پانی مین اٹا — اوس آٹی کا بنا ایک گول باٹا
اور ایک دو دینہ پہرلی نہ ہلدی — منگا سبجی بہی تو اوتنی ہی جلدی
وہ سبجی اور ہلدی پیس باریک — غرض دونو کو جب تو کر چکی ٹہیک
منگا پہر بہنسیا او تنا ہی کو نگل — برابر تینون چیزین کر لی اکٹہل
رکہہ اون تینون اوسی آگ کی اندر — رکہہ اوس کو لیکو ہو ہلمیں ع باکر
غرض وہ خوب پک کر چکی ہو ٹہیک — تب اوس گولی کو گٹوا خوب باریک
پہر اوسکی گولیان ایک چہہ بنایا — سحر اور شام تو ایک ایک کہلا

ایضاً

جو کوی تُرت کا سونبد گہوڑا — تو لازم ہی کری تو اوسکو کوڑا
لہو چڑہ کر تو الٹا اوسکا بنیا — کہ آجاوی اوسی سجد لسینا
ادہر کو اور اودہر کو پہر نکلی جہانک — اوتر کر خوب کپڑون سلئی رنٹی ٹانگ
پہر اسے پہر ہاتہہ پر اوسکو پہانک — پہننہ سو کہہ وہ جاوی جہان تک

ایضاً

وہ پا باندہ اسی جا پر اوسکو آکا — گذر جس جا نہو ہر گز ہوا کا
بہت سی کمہل اوس پر اس طرح ڈال — کہ اوسکا پہر نظر آوی نہ ایک بال

شراب اوسکو پلا ایک سیر لاکر | کہ آجاوی پسینہ تر تر اگر
اگر یہو فایدہ اور نہو کرسی عوز | تو اوتنی ہی پلا لاکر اوسی اور
دہنین ہی یہہ کبہی دیکہین کہ بالکل | اوسی ترکیب سی وہ جایگا کہل

الضیاً

وہ پاپانی ہی تیرا اوسکو جاکر | کہ ہو جاتا ہی خوب اس سی اگہر
نہین کرتا ہی مطلق کچہہ خلل یہہ | ولایت کی ہی لوگونکا عمل یہہ

الضیاً

وہ یا ایک ڈبای نیٹی الکہہ کی لی | فقط خالی ہی ملکر ایکدن دی
ولیکن کام اتنا کیجو یار | کہ موہنہ مین اوسکی کہی مل لیجیو بار

الضیاً

منگا پا آدہ پاو ایک لی تو سنبد | اور اوتنا ہی منگا پا گوری اسکند
لی اور اس خراب پانی ہی جلدی | منگالی اوتنی ہی پہر انبہ ہلدی
منگا پہر اوتنا ہی گوگل | مساوی ہون یہہ پانچون کرلی اکٹہل
منگا پہر ال کنگنی پاو پہر ایک | پہر اوتنا ہی منگا لہسن بہی اک
منگا پہر لے چہٹانگ ایک پہٹکری جی | سہاگا اوتنا ہی اور لوٹہ سجی

یہہ تینون چیزین بہی ہین برابر   کہ وزن اسکا یوہین ہی ہی مقرر
سہاگا پہٹکری پر بہون دینا   اور اون سب کو ملاکر کوٹ لینا
منگاکر سیر بہر بہر گوڑ پُرانا   وہ ساری چیزین اوس گوڑ مین ملانا
بناکر گولیان سو تہہ یہہ کر کام   کہلانا ایک صبح کو اور ایک وقت شام

ایضاً

ولی رکہہ دانی اور پانی کی تو قید   تقیین ہی خوب ہو وہی یہہ امید
اگر منظور ہو پانی پلانا   تو اوس پانی کو لوہی سین بہجانا
یہہ نسخہ آزمایا ہی کئی بار   اسی خاطر لکہا ہی مینی ای یار

ایضاً

جواٹر یا منگا ایک پاو بہر تو   بہت باریک کرپاوین ملین اوسکو
بہر اچہا نیلہ تہوتہا بہی بہرلا   کسی تہہ بر اوسکو خوب لسوا
بہر اونکو گوندہ کر سرکہہ مین ای یار   کر اوسکی گولیان چالیس تیار
کہلانا شام و سحر ایک ہر روز   کہ اچہا ہو وہ بالکل اے دل افروز

ایضاً

سفر مین اپنی گہوڑیکی تو ای یار   رکہا کر دانی پانی سی خبردار

جو گرمی ہو تو دانا کم کہلانا　جو سردی ہو تو پانی کم پلانا
خبر اسطرح جس گہوڑیکی لیگا　تو وہ مطلق دغا تجہکو نہ دیگا

در بیان سفر موسم گرما

کبہی نکلی جو گرمی مین سفر کو　تو پہر پانی پلا پاوی جہان تو
اگر گہوڑا اپنے اگر بہی کو مانے　تو یہہ کر روز گر خوب اوسکو جانی
بہت سا پاوی تو پانی جہان یار　اوسی پہر شوق سی نہلاو ہان یار
اگرچہ وہ پسینی بہی ہو غرق　یہ نہلانی مین اوسکی تو نکر فرق
وگر پانی ملا تہوڑا اہی تجہکو　تو اوسکی انکہین اُر فوطونکو دہو تو

ایضاً

نہلا یاد آیا سن ای یار جانی　چہڑکنا موہنہ مین بہی کچہہ اوسکی پانی
کہلانا روز منزل پر پہنچ کر　ملاوی یون ہی آٹا دو ٹکی بہر
سفر مین گرمیون کی جو ہی دانا　وہی دیتا ہی کم گہوڑیکو دانا
نکیجو دانہ کم کرنی مین تاخیر　کہ اس موسم مین کم دینا ہی کبیر
جہاں دم تو مقرر کیجیو کم　کہ تا دم بر رہی وہ تیرا ہمدم
جو دبلا ہو تو ہرگز غم نہ کہانا　پہر اوسکی بدلی جاڑو مین کہلانا

در بیان سفر موسم سرما

جو ون سردیکی ہون تو ذی یہ خبرین   کسی بازار مین سی لی یہ چیزین

ٹکی بھر پھٹکری اور تکنی ہلدی   نہ کر کچھ دیر ہر گز کوٹ جلدی

وہین ایک پاو بھر گوڑ مین ملا سب   اوسی گلیا کہ ہاتھون سی کہ ہلاب

در بیان خون پیشاب کردن

لہو موتی اگر گھوڑا تو ہو شاد   دوا کچھ مت دی اگہون سو تجہی یاد

جو ہی پتلا تو گرمی سی ہی وہان   جو گاڑہا ہی تو بادسی ہی پہچان

سمجھ جسمین بلا اوسکی ہوئی رد   لہو کا موتنا ہر گز نہین بد

ولیکن پانچ دن کی بعد ای یار   نہو غافل دوا اوسکی زنہار

منگا زیرہ سپیتی بھر لی کہانڈ بورا   دو چندان اوس سی مصری تو تورا

ملا پاکی یہی پانی بہین تب تک   لہو موتنا موقوف جب تک

ولی نہار اسپہ رکھیو چند دن اور   کہ کچھ پتلا ہی یا گاڑہا ہی وہ خون

اگر پتلا ہی وہ تو وہ دوا کر   وگرنہ دی اوسی یہ ای برادر

الصنگ

منگا ایک پانچ تولی مرچ کالی   ملا نصف اوس سی مصری او سکہالی

پھر اوسمین تھوڑا آٹا بھی ملادی — کھلا کر پھلی پھر پانی پلادی
مگر تجھسی یہ پھر کہتا ہون گن کر — بدستور اسکو بھی اوتنی ہی دن کر
دیا کر روز ہی یہ بات معروف — ولی تب تک کہ جب تک ہووہ موقوف

در بیان ضرب چشم و پھلی چشم

لگی گر انکھہ مین گھوڑیکی کچھہ چوٹ — تو پھلی کا ہو جاوی کہین کھوٹ
چبا کر نون تو اور پاسی پانی — کئی دن پھونک انکھہ اوسکی مین جانی
وگر پھلی پڑی ہی تو نگر دیر — کر اوسکی تو دوا کی سب یہ تدبیر

الضاً

نلی سی پھونک آنکھہ اوسکی مین سندور — کہ ہو جاوی کئی دن مین خلل دور
وہ یا اوتنی ہی جیتنی ہیں بارک — بدستور اوسمین ڈالا کر کہ ٹھیک
وہ یا پتھر ایک رٹھی کو کس کر — لگایا کر تو پر سی اوسکی اوپر
وہ یا ہو شیر خوارہ کوئی بچی — تو چرکین اوسکی لیکر وہین کچی
بدستور اسکو بھی پیسی ہی لگوی — کہ جلدی سی اوسی آرام ہو جاوی
وہ یا زرسی لی گیرو اچھا — بہ خندا اوس سی قلمی شورہ منگوا
بہم پیسوا کی دونو کو ملا دی — نلی سی پھونک کر اوسمین لگادی

وہ یا ایک اینٹ لیسپا تو پرانی بدستور انکہہ میں ڈال اوسکی جانی

در بیان بیماری بوغمہ

اگر حدسی بری آوہی لیسینا تو پہر مشکل ہی بہا ئی اوسکا جینا
اوسی ہی بوغمان نی اگی مارا نہیں اسکی سوا کچہہ اور چارا
جہان تک ہو سکہی نور اکہہ منگوا اوسی اوسکی بدن پر خوب ملوا
وہ راکہہ اوسکی بدن کو ملیو تب تک عرق وہ خشک ہو جاوی جب تک
جو سوکہی وہ تو بچ جاوی وہ حیوان نہو گر خشک تو اوسکو موا جان

الضاً

وہ یا دو گل اگر دی اوسکی سر پر برابر سوچ کر کانو نکی اندر
اور ایک گل دی تو دم کی کوہین بار تو ممکن نہی کہ جیتا ہو وہ بیمار
دوا اور اوسکی بن اسکی نہیں کچہہ وہ نادر ہی جو بتا تہہ اوی کہیں کچہہ
پر ایک چالیس دن ایمرد دہنا ندیجو مطلق اوس گہوڑ یکو دانا
کہ تا جب تک جیئی وہ تیرا گہوڑا کری پہر بوغمان اوسکو نہ گہوڑا

در بیان خلل آمدن در پٹہہ

جو گہوڑ یکا پہرک پٹہا کوئی جائی خلل یا کوئی اسا اور ہی آئی

توپہر تو دیکھہ مست ہو یار بیتاب ملایا تبہی کی مٹی مین تو پیشاب
ملا پہر پہٹکری تو اوسمین بیکل مساوی سیر ہر ایک کو کری اٹکل
پکا خوب انکو پہر ان سب کو تلا پکانی کی تو دی ترکیب بتلا
عنابدین اب لگا نیکی طرح ہر سم تو باندہ ایک چیتہڑا اسکے ہمین محکم
اوسی پہر پہرکی اوسمین سیہ کر جو پات کہڑا کر دوپ مین کر سر بسر خوب
یون ہین دو تین دن تک تو کیا کر بقدر احتیاج اپنی لیا کر

ایضاً

دیا تیل اور افیون اور گیرو ملاکر وہان خلل پاوی جہان تو
بقدر احتیاج انکو بہی لیجو ولیکن خوب سا پہر سینک دیجو

دربیان خارشت

اگرچہ ہو کسی گہوڑیکو خارشت تو غافل مت ہو بیماری ہی یہ زشت
کئی دن پاس بہی پانی سی جو دہووی تو البتہ کہ فرصت اوسکو ہووی
یہی رکہتا ہی حکم ای یار جانی کئی دن کا سڑا حقہ کا پانی

ایضاً

دیا لیکر دہی کو خوب الت کر پہر اوسمین ڈال دی بارود لیکر

لگا کر دہوپ مین باندہ اوسکو محکم
یقین ہی یہ نہین ورنہ ہووی وہ کم
ملی گر تیل سرسو لگا بہی اوسکو
تو البتہ بہت ۳ فایدہ ہو
و یا پانی کہٹیکو نکالے ڈالی
بدن پر اوسکی دن دو تین ملا دی
منگا یا آٹھ پیسہ بہر تو صابن
نمک نصف اوس سی الی کی امرود غن
کچل کر باندہ ایک کپڑی مین اوسکو
رگڑ کر اوس سی بہی پانی سی دہو
کبہو ہنین یقین مجہکو ہی بالکل
یہ نہین رہنی کی اوسکی جسم مین کہل
یہ نسخہ خواجہ احمد کا ہی ارشاد
سمجہہ کر مست ایسی کرنا تو برباد

ایضاً

دیا فسلی منگا کر پیس باریک
ملا تو تیل کچی مین کہ ہو ٹہیک
ملا کر اوس پر اوسکو دہوپ مین روز
کہ حل اچہا ہو تا وہ ایدل افروز
لقا بر صاحب ان دونو کو لینا
لگا مٹی کو دہو پانی سی دینا

در بیان اگن باؤ

نکالی گر کوئی گہوڑا اگن باؤ
تو اوسکا بہی بتاؤن تجہکو بکاؤ
پکا تو نیم کی پتی مین چاول
وہی مین کر کی ٹہنڈا ہاتہہ سی مل
وٹی ہر چیز ادہی سیر ہو بس
کہلانی مین نہ کچہہ تادیر ہو بس

اگر یوچھی تو محبّ اوسکی میعاد — تو ہی چالیس دن تک اسکی تعداد
پر اسکا وقت بہی پہچان لینا — کہ جب دنیا اوسی بالی نہ دینا
اگر چالیس دن تو دی بدستور — تو برساتی کا بہی بہر ہو خلل دور
اگن باؤ اوسکو سب کہتی ہین اسناد — اور دہر جاتی ہین جنکی بال اور پوست

در بیان بر آمدن بال دوم

نہ برہتی ہون کسی گہوڑیکی گربال — تو بین تجہسی کہون اسکا بہی احوال
ہلی جاوی اگر منجہہ اوسمین جہن کی — تو ہوئن بال اوسکی لینی او کہن کی
وگر جاول کا دہوون بہی ہلی تو — تو اوس سی بہی نہایت فایدہ ہو

در بیان کفگیرا

بڑہی گر گوشت پتلی ہین کسیکی — تو لازم ہی کہ ہو شرم اوٹہنا ہین جسکی
نہایت ہی برا ہی یار یہہ روگ — کہا کرتی ہین کفگیرا اوسی لوگ
علاج اوسکا مجرب مین بتاؤن — جو مانی تو مفصل کہہ سناؤن
مساوی ہیس جو نا اور ہڑتال — چہڑک کر ٹاٹ سی باندہ اوسکا فی الحال
تلی سی اوسکی پتلی نکلی جب تک — یون ہی ہر دو وقت باندہا کرو تب تک

اوسکو

در بیان آمدن سبل

کسی گھوڑے کی پیچ جاوی اگر پہر — تو پہر یہی جو بتاؤن سو دو اگر

ڈر ہا ہانڈی مین ایک دو سیر پانی — دنش اوسمین ڈہاک کی پتی سو جانی

نمک ڈال اوسمین کہاری آدہا تو — تلی کر آنچ اور اوسکو پکا تو

رہی جب پانی آدہا تو نکر آنچ — لپیٹ نرہا تہہ پر بیٹھی وہ تو پانچ

او نہین پہر باندہ کر کپڑ ونسی ترپان — لپیٹا اون سب کی اور سر موتجہ کا پان

رہا پانی جب ہانڈی مین سی آدہا — اوسی تو ایک پہر تک اوسٹہ نیکا

تو نہین ایک تین دن تک کر تو پہم — کہ تا اچہا ہووہ اور درد و رہہ تو غم

تجہی پہچان لی کی ہیں م بتاؤن — رکہی جو کان تو سب کہہ سناؤن

نلی پیلا نہنہ کی ٹہہ جو ایک ہی — سو اہل ہند کہتی ہین اوسی لی

اگر چار سی وہ موٹا ہو زیادہ — تو جانئی ہی بلا ای تر سادہ

سمٹ لیے جا اپنی کہولتی ہین — تو لی ای اوسی تو وہ لولتی ہین

خلل آتا ہی ہی اوسمین جو تہوڑا — تو رہ جاتا ہی چلنی سی وہ گہوڑا

در بیان رسش

کسی گہوڑے کی گر آوی او تر رسش — تو رہتی دی اوسی دس تین دن بس

پہٹکری اوسیر نمک تہوڑا سا کہا رکہ — کہ تا خندی ہی وہ خوب جاری

پہر اوسکو تو اگر چاہی کہ ہو بند — تو یہہ اوسکی دوا ہی ای خردمند

برابر لی تو چونا اور ہلدی — کہرل مین پیس کر پہر اوسمین جلدی

بس ایک دو تین دن کا ہی بکہیڑا — خدا چاہی تو وہ ہو جاوی اچہا

نہین جب رکہہ رس کی نشانی — نکلتا ہی سڑا اپنلی سی پانی

در بیان کنار

اگر تیرا کنارا جاسی گہوڑا — پرانا ٹاٹ تو لیکر تو تہوڑا

وہ یا کاغذ ہو یا ہو کپڑا انیلا — ولی اندک اوسی تو کر لی گیلا

جلا کر ناک مین دی اوسکی دہونی — کہ تا جالی رہی وہ سب زبونی

وہ دہونی جب لگی گی اوسکی چلکر — کہلی گا مغز رینٹ اوسکا نکلکر

ایضاً

وہ یا تو کاہی پہل کو پیس کر یار — نلی سی پہونک ناک اوسکی مین دن چار

کہ تا آلائش اوسکی سب نکل آی — وہ اچہا ہو تجہی آرام ہو جای

لگا یا دودہ مین پیہ پہر اتیس — سو کہا کر دوب مین تم اوسکو پیس

پہر اوس سی نصف لاہوری نمک لو — اور اوس آدہی کی آدہی زعفران ہو

بنا کر اوسکو رکہہ لو جہان کر پاس — وہ یا کیچ اوسی دو سرخ پہر ناس

606 - ٣٦

یونہیں گر تم کروگی صبح اور شام　　تو الاشیں کی رہنی کا نہیں نام

ایضاً

وہ یا ایک چار تولی گھی کو نکہیلا　　ملا اوتنا ہی اوسمیں شہد چہا
پہر اوسمیں کای پہیل قدر ملائی نمک　　اوسی تو ایک تنتہی سی پلادی
پہر اوتنا اور کر جلدی سی تیار　　پلادی دوسری تنتہی سی ای یار
یونہیں دو چار دن لو دیکہ گر ہنوز　　نہوا اچہا تو پہر کچہہ فکر کر اور
ٹرا النسخہ ہی یہہ ای یار جانی　　کہ ہنو خارج کی ہنی گی یہہ نشانی

در بیان مینخ یا خار یا سنگ یا استخوان کہ در شکم اسپ خلیدہ باشند

لگی گر مینخ کہلبری ہیں گڑہ کر　　جیسی یا کہوٹرا ٹبلی ہیں بڑہ کر
وہ یا روڑا کوئی ٹبلی نکلی آی　　کہ ہنو مجبور گہوڑا لنگ ہو جای
تو پہر تیرا وتہہ کسی سی کچہہ نکر شرم　　کر اپنی ہاتہہ سی ایک اینٹ یا کو گرم
دہر اوسپر کر کی کپڑو نکی گتی تہہ　　رکہہ اوسپر پاوکن اوسکا یہہ مت
پہر اوسپر ڈال پانی تہوڑا تہوڑا　　کہ تا گرمی سی گہبراوی نہ گہوڑا
یونہیں دو تین دن گر ہو یہہ پارا　　تو پہر ہو جای اچہا وہ بچارا

تجہی ترکیب جو ہی یہہ بتا یی   مغل کہتی ہین سنگ تا د اوکو ہاگی
وہ پا یہو بہل ہی سم کی بنچی توڑ ڈال   پیالی تین دن آئیمر دخوشحال
کہ تا جاتا رہی وہ لنگ اوسکا   سنور جاوی وہ سار اد ہنگ اوسکا

دربیان ورم پشت اسپ

جو سوجی پیٹہہ گہوڑیکی کہین سی   تو لیکر جلینی مٹی کو زمین سی
اوسی تو گوندہ کر اوسپر لگاوی   کہ لب وہ اینٹہہ کر اوسکو بٹہاوی
لگا یا اسپغول اوسپر بوہتین تو   رہی معلوم یہہ نسخہ بہی تجہکو
وہ پایا بیج لی اور لی گرم پانی   اوسی دہو اوس سی تا ہو جای پانی
وہ پا کڑوا جیڑوی تیل اوپر   وہ یاد ہو ڈال پا سی پانی لیکر
یقین کر رکہہ خواص ان سبکا ایک ہی   اسی تو جانتی ہین ہر دو نیک
ولیکن اس عمل کا ہی یہہ دستور   کری تب جب کری خوگیر کو دور

دربیان زخم پشت اسپ

لگی گر پیٹہہ گہوڑیکی ٹپڑی عور   سپاہی لوگ کہتی ہین جسی شور
تو پہر اکسیر اوسکی حق ہین جو ہو   وہ شی اوسکی لیی ہین کہدون سبکو
پرانا ادیا و ایک لیکی چونا   اور اوس سی تیل کڑوا لیکی دونا

رکھہ ایک گونڈیمین بھر کر پاسو پانی — کہ ہی مشکل بہت یہہ بات پانی

نکر ایک ذرہ اوسمین سیر ایک پتی — ملادی کیڑی گر جونکی کو اوتل

پھر اوسمین تیل وہ کڑوا ملادی — اوسی مل خوب ہاتہہ لنبی اوٹہالی

اوٹہالی تیل اور ردی پھینک پانی — کہ وہ شئی سی نہین کچھہ کام آتی

پھر ایک لکڑی کی اندر باندہ لتا — جہان وہ زخم ہو پھر کا سا چھتا

جبتک اوس زخم کو اوسی سی تو اپنا — کسی دن دش کسی دن تیندرہ بار

نہ اوس پر بیٹھی گی مکھی کوئی آ — نہ ہرگز میونہہ کا ہوگا اوسکو خطرا

پھر آویگا کبھی دنمین وہ سارا — ہرا ہوگا نہی سر سی دوبارا

دربیان شستن زخم بشیب

جو پہوڑی زخم کو اچھی دہوش — تو مٹی شیب کی پانی مین کر جوش

اوسی دہو اوس سی اگر ہوتا سہی پاک — ولیکن غور کر کر تو اوسی تاک

کہین بیٹھی پہوڑی اوسپہ پائی — پڑی ہون اوسمین کچھہ کیڑی بہائی

دربیان افتادن کرم در زخم

اگر اوس زخم مین کیڑی پڑی ہین — تو پھر وہ پاہین چہوٹی یا بڑی ہین

ملنیم اور خشک تنبا کو لگا تو جہان — پھر اوسمین شوق سی مرا کہا تا

پر اوسکو لینا مٹی سی پیاری ۔ کہ اوسمین گھٹ کی وہ مرجاین ساری

در بیان پوست سخت کہ بر زخم اسپ باشد یعنی ٹھیکری

اگر ہو زخم پر چمڑا کہین سخت ۔ تو یون مت جان او سی بہت ہی سخت
نمک اور گہی لگا او سپر کبی دن ۔ مساوی دونو وہ چیزین ہون لیکن
جب اوکھڑی ٹھیکری تب ہو خوب ۔ بغیر اوسکی دوا کرنی نہین خوب

در بیان خشک کردن زخم

جو چاہی زخم جلدی خشک ہو جای ۔ تو لازم ہی گدہی کی لید منگوای
سو کہا کر پیس اوسکو خوب باریک ۔ چھڑک اوسپر کبی دن تا کہ ہو ٹھیک
وہ یا جنتی کا چمڑا لی پورانا ۔ کری اسمین نہ ہرگز کچھ بہانا
اوسی بہی پیس کر چھڑکی اوسی طور ۔ یقین ہی خشک ہو جاوی وہ فی الفور
وہ یا سبزی منگا کر خشک کرواے ۔ وہ چھڑکی اوسپہ تا وہ خشک ہو جای
چھڑک یا اونٹ کی پسلی جلا کر ۔ کہ تا اچہا کری اوسکو سو کہا کر

در بیان بر آمدن مو بر زخم

اگر چاہی کہ نکلین زخم پر بال ۔ تو سن کچھ یار اوسکا مجھ سی احوال

لگا تیل اوسپہ تو دن پانچ یا ہان — ولیکن تہوک مین کہین کہ سکی دن رات

دربیان علاج موترہ

بچہ ٹہر نکو ہو جانی موترا ہی — تو سن رکہہ سمجہ اوسکی یہہ دوہی

سمجہہ رکہہ مت میری نسخہ کو تو کہیل — منگا ایک چار پیسی بہر ابریل

کجل کر اوسمین تہوڑا اگوڑ ملا دی — پہر اوسکو بعد دانی کی کہلا دی

کبہی فی ان گر یو نہین اسکو کری یار — تو ٹہرین موتری اوسکی نہ زنہار

سہاگا بہون کر یادی اوسی روز — ولی جیہہ ماننہ ہو وہ اہیل افروز

پلانا ساتہہ پانی کی سی بہتر — کہ کرتا فایدہ ہی یہہ بہی اکثر

لب بالا کو یا اوسکی پکڑ کر — اگاڑی کیطرف کہنچ ای ہنرور

گہڑی جب بیچ مین نتہنون کی رگ ہو — اوسی تو کاٹ کر وہانسی لگ ہو

نمک اور ملدہی اوسمین بہین دن روز — بہر اگر بیس کر ای یار دلسوز

منگا پہر یا وہ پہر تیل اوسکو کر گرم — تہبلا وین ڈال دیں اوسمین نکر شرم

جب اوسمین خاک ہو جاوین وہ جلکر — تب ایک بات [illegible] نہین رکہہ چہوڑ اوسکو ملکر

لگایا کر اوسی اوس زخم پر یار — سحر سی شام تک دس پندرہ بار

خبب اچہا ہو گا زخم ای نیک فرجام — نہین رہنیکا مطلق اوسکا تب نام

دربیان تنومند شدن بچھیرہ

بچھیرہ جو تولد ہووی ای یار ‖ اوسی گرنی رنین پردی نہ رہا
ملا خوب اوسکو ایک کمبل ہین لیکر ‖ پہر اوسکی بعد تو رکھدی زمین پر
بعین ہی جب بڑا ہووی تب جاپولاک ‖ فلک تک پہونچی اوسکی نعل کی جا

دربیان اختہ کردن بچھیرہ

اوسی ایام مین تو یار اکثر ‖ ملی گھی اوسکی فوطونکی جگہہ پر
بظاہر تو نظر آوی وہ الغر ‖ بہ باطن مین وہ اختہ ہو مقرر
بظاہر جتنی اختی کی ہین آنا ‖ ر بغیر اسپ نر ‖ وہ پاوی جا بمن اوسمین سہی نہ رہا

دربیان علاج کمر اسپ کہ اگر ضرب بارسیدہ باشد

کمر مین آوی گر گہوڑیکی لچکا ‖ تو پہونچی دلکو بس مالک کی دہچکا
علاج آیا ہی خوب اوسکا مجھی یاد ‖ جو منصف ہی تو سنکر اوسکی رکھہ یاد
بہت سی چاولونکی گرم لی پیچ ‖ ولی جیکی بناوی اوسکی لی بیچ
او لٹ پال اوسکی دم کی سر سر تو ‖ الگ مین پہر کی رکہہ لی ہاتہہ پر تو
ولیکن باندہنا مضبوط اگاڑی ‖ اور اوسکی کہول دنیا تو پچھاڑی
نہونی پای لیکن پیچ ٹہنڈی ‖ رہی ایک لحظہ ڈولی اوسمین ڈنڈی

بولہ
وہی قرار

سر کہر یا بدن کو چہر چہڑا کے ‌ ‌ نکالی سب کمر کی وہ گڑا کی
نہیں ہونیکا مطلق کچہہ خلل اور ‌ ‌ نہہن باور تو اسکو کر کی کر غور
نکل جاویگا وہ لچکا کمر کا ‌ ‌ نہوگا پہر تجہی کچہہ غم سنور کا

در بیان بہیر ٹڈی

اگر گہوڑ کی او بہری بہیر ٹڈی ‌ ‌ تو پہلی کر دوا ست ہو ئو بہد ٹڈی
ملا افیون تباسی مین دو چندان ‌ ‌ ہتیلی مین مل اوسکو ایسے خندان
لگا دی اوسکو پہر ایک ٹہیکری پر ‌ ‌ و ہمین پہر ٹہیکری کو آگ پر دہر
وہ جب ہو گرم تب باندہ اوپر اوسکو ‌ ‌ یو نہہن رہنی دی جبتک خوب ہو

ایضاً

فقط مصری بہی باندہی کوٹ کر یار ‌ ‌ تو ٹہری بہیر ٹڈی پہر نہ زنہار
جو باندہی بہل بہلا بگری کا گردہ ‌ ‌ تو ہو جاوی کئی دن مین وہ مردہ
پہر کنا پر نمک اور سیر تو ای یار ‌ ‌ کہ بن اوسکی نہ بیٹہی گی وہ زنہار
وہ یا تہوہر کی ٹہنی بہل بہلا تو ‌ ‌ اور اوسپر تہوڑا سا بن پہر لگا تو
اوسی ایک دس پہر باندہ اوپر گرگر ‌ ‌ نو انر یو نہہن اسکو یتن دن گر
رہی گی بال قایم ہو کی وہ دور ‌ ‌ نہہن رہنیکا غم تو ہوگا مسرور

کیپی و نہیں وہ ہوجاویگی اچھی   تو خالص تیرا ہوجاویگا کچی

الضیاً

وہ یا ایک اونٹ کی پسلی کو کر گرم   اوسی سینک اپ اوسی پر تو کر گرم

قباحت لیکن یہی اسمین ہی فی الحال   کہ نکلین گی نہ آوینی جا پہ پہر بال

جو سینکی شیر گرم اوسکو تو دائم   تو البتہ رہین بال اوسکی قائم

وہ یا ڈہیلی سی یہی سینکی بدستور   تو پہر بہی یہ یقین ہو جاوی وہ دور

ولی کرنا عمل یہہ انشاء اللہ امین   نہو گا نفع مطلق انتہا مین

الضیاً

اگر او بہری ہو انسک یا چکاول   تو سینک اوسکو بہی اوس شی سی

اگر بالکل نہو جاویگی بہتر   زیادہ تو نہو گی وہ مقرر

در بیان اسپ کہ شکم نگذاشتہ باشد
یعنی جہولی نگذاشتہ باشد

جو چاہی تو اگہوڑا اچہوڑی جہولی   تو پہلی پر جو اوسکی چاہی بولی

وہان کر چار بارہ داغ فی الفور   نکر اسکی سوا اوسکی دوا اور

الضیاً

دیا ایک پاو بہر لی سونتہہ اجوان ۔ بِلا الضعف اوس سی سنجی خوب تو جہان

بہر اٹا ماش کا ایک پاو بہر لی ۔ پکا تینون کو روٹی تو ملا کی

حلوا او بلون مین اوسکو خوب تو منتوش ۔ تیار رکہہ اوسکی ٹکریان ہر ایک جا پیس

دیا کر روز ایک پانی کی ہمراہ ۔ کہ تا چہوڑی وہ چہولی تیری طرح

دربیان دیابطس

جو گہوڑا دیابطس تیرا ہو اکثر ۔ تو بہر مین جو کہوان تو وہ دوا کر

مجرب ہی سہنجن مین بانکتا ڈینگ ۔ تو خالص ایک بہیہ باشی منگا کی

رکہہ اوسکو چہید کر ادرک کی اندر ۔ بہو ادرک ٹکی دو بہر سی کمتر

وسی بہو بہل مین رکہہ کر بہل ہلادی ۔ کحل کر بعد دانی کی کہلا دی

بہو دو تین دن مین فایدہ جو ۔ تو بہر دو چار دن مین دی بہہ اوسکو

بقدر ایک پانچ ہنسی بہر کی لیکر ۔ دیا کر پیاز اوسی پانی کی اوپر

وہ پا او تنی ہی نتی بالسن کی لی ۔ پیا بالسنی کی بیتی پا اوسی دی

وہ پا ایک ادہ پاو لیکر کٹا ملی ۔ کہلا دی بہل بہلا کر اوسکو جالی

ایضاً

وہ پا ایک سیر بہر اجواین لی ہی یار ۔ منگا اور کوٹ کر کر اوسکو تیار

اوسی پٹ شباب ہین اپنی ڈبو رکہہ غرض ایک تین وزن بوزن ہین بہگو رکہہ
ہمیشہ اوسمین سی ایک ٹوٹکی بہر دیا کر شام کو دانی کی اوپر
یقین ہی یہہ رہی اوسکی نہ وہ دہاس نکل جاوی کلیجی کی تیری بہاس

ایضاً

وہ پانی پہ دی اوسکو ملائی ہمیشہ پاو بہر امیری بہائی
سنو وہ دہاس اوسکی جب تلک دور بلیٹارہ یہی چیزین بدستور
جو گہوڑا خشک کہاس کہاتا ہی اوسی کہتی ہین سب یہہ ہادنتا ہی

دربیان مصالح جو یعنی خوردن اسبیار

اگر گہوڑا بکی ہی کچہہ جو کی تدبیر تو سن رکہہ ہین بتاؤن تجہکو اہبر
ماوی ننک بہرائی اور نمک لی یہی بہتر ہی اسکو اسمین نمک ہی
اگر کجری یہی اوستی ہی تو ہی خوب پلاائی ہین دنیا کر کی جو کوب
کہلانا چار سیر بہر ہی بہتر رہی سر قایزہ دایم بہر بہر
ولی دانی کی اوپر سی کہلانا ہمیشہ زین پور ہین مت بہول جانا
یقین ہی اتنا وہ کہانی لگیگا کہ تو دیکہہ اوسکو گہبرانی لگیگا

دربیان نسخہ سادہ برائی برآمدن آلود کرم و گل از شکم اسپ

قراقر سبب مین گهوڑیکی گرهی — تو بس پهر انکو کا البته ڈر هی
جو جاهی انکو مٹی نکلی ساری — تو کر ساڑیکی تو نسخه کو جاری
سنا لی اب کهون مین جسطرح سی — مجهی معلوم هی وه اسطرح سی
نمک تینون انکوله اور هڑ بهیڑا — منگا بازار سی یهه سب بکهیرا
غرض رائی بهی هی کهری بهی هی گو — برا جواین بهی هو اور سونٹهه بهی هو
مقرر کچهه سهنجنی کی بهی هی چهال — سبهونکو لیکی تو جوکوب کر ڈال
روایت اسکی یون کرتا هی راوی — که سب چیزونکو تولنا ساوی
بهت سا لی دهی اور تهوڑا پانی — پهر اوسمین لی که جیسی جاوی چهاچهانی
اوسی پهر ایک بڑی مٹکی مین بهر — دوائین ڈال وه اوسمین ملا کر
پهر اوسکو لید مین گهوڑیکی تو گاڑ — پهر اس مٹی نهب سی که هوا اوسکا کچهه اثر
جب اوسپر گذرین دن ایک ساٹهه — تب اوسکو یون کهلا سن لی مری بات
بقدر یک پاو پهر لی بیس من روز — کهلانا بعد دانه ایل افروز
اگر اس سی زیاده کچهه کهلاوی — تو ساڑیکی تو کیفیت اوٹهاوی
بشدت یا هو گرمی یا هو جاڑا — بهمینه فایده کرتا هی ساڑا
جو هو جاڑا انکو اتنا کام کیجو — دهی کی بدلی سرکهه ڈال دیجو

در بیان ہضم شدن دانہ بسیار

مہیلہ ہضم گر چاہی بہت ہو | بتاوں اوسکی تو ترکیب تجھکو
ملا یا کر تو میتہی موتہہ میں یار | ولی دس سیر میں ہو ایک آثار
جو گرمی ہو تو نصف اس سی ملانا | یہہ مجہہ سی سنکی پہر مت بہول جانا
ہمیشہ یوں نہیں اوسکو دی تو ای یار | کبہی پہر ہو مصالح بہی نہ درکار
اگر پاتا ہو گہوڑا کی | دانا | تو تترکر ساتہہ دانی کی کہلانا

ایضاً

وہ پا منگوا کی سونف ایک سیر دو سیر | شتاب اوسمیں سی بہون آدہی نکی دیر
رکہہ اون دونوں کو تو پہر کوٹ کر خوب | سن اب مجہہ سی کہلانیکا بہی اسلوب
بقدر دو چہٹانگ اوسمیں بنتی ہر روز | دیا کر بعد دانہ ایدل افروز
مسیری ایکدوست کا ایجاد ہی یہہ | بتایا تہا مجہی سو یا دہی یہہ
پہر پہر فائیدہ دایم رہی لیک | کہ ہی گہوڑی کی حق میں یہہ بہت نیک

در بیان تسلسل بول

جو موتی دم بدم گہوڑا میری جان | تو ہی سر ریسی یا بادسی پہچان
منگا کر میتہی اور سو یا برابر | کہلادی شب کو دانہ میں ملا کر

نہو پر آٹھہ پیسی بھر سی وہ کم — یون ہین دو چار دن تک کر تو بہم

در بیان مسہ

جو ہو تیری کسی گہوڑے کی مسّا — علاج اوسکا مجرب ہی یہہ پڑھا
بنا کاغذ کی پوٹلی ایک پوٹلی — جلا کر اوسکو دی تو اوسکو ہوتی
گہڑی چار ایک تلک گہٹر نیکو گن کر — پینا لی اس عمل کو تین دن کر

در بیان زخم تنگ

یہہ سن رکھہ تنگ گہوڑے کا لگی گر — تو غم کی جا نہین کچھہ سوچ مت کر
بھگو پانی مین کاغذ کو نہو تنگ — رکھہ اوپر اوسکو اوپر کھینچ پھر تنگ
بتاؤن اب کہ اوسکو کب تلک کر — وہ ہو جیتک کہ اچھا تب تلک کر

در بیان اسپ شبر دُم

کوئی گر شتر دم گہوڑا تیرا اٹھی — تو یہہ کر تو مجرب یہہ دوا ہی
کہا لو مان لئی میرا نکر دیر — منگا بازار سی پیاز ایک دو سیر
کتیرا آب و بہرا او سمین ہی سی باریک — چہڑک لون اوسپہ دو تولی کہ ٹہیک
پہر بہر بعد جو پانی پلاوی — تو لازم ہی اوسی اوپر کہلاوی
یونہین جو آٹھہ دن اسکو کری تو — تو لایق ہی کہ دہیان اسپر دہری تو

که گرمی فایده تو اور بهی دی — وگرنه نام اوسکا موبهه سی مت لی

ولی گرمی کا تو مت خوف کیجو — کری جو فایده تو اور دیجو

نه کیجو خوف کچهه گرمی کا زنهار — مکرر آزمایا هی بتکرار

ایضاً

وه یا دوسرا النسخه کر ای جان — منگا بازار سی سوکهی هوئی مان

نکال اوسمین سی بهر سی چار تولی — گجر وم لول مین اپنی بهگودی

کهلا وه بعد دانه کی کسی روز — که تا اچها وه هو جلد ای دل افروز

اسی مینی بهت هی آزمایا — میان باقی نی تها مجهکو بتایا

جو پوچهی شیر دم کا مجهسی احوال — تو پهچان اوسکی کهدون تجهسی فی الحال

دنبیتا شیر دم کی جسمین سم هی — کری جو دم بهت وه شیر دم هی

دربیان سرشدن اسپ بر مادیه وشناختن هیئت ذاتی و مادیهٔ ذاتی

بچهوٹی گر کسی گهوڑی په گهوڑا — تو کر یه ڈول جو لگ جائی جوڑا

هٹتالی مین تو یک مادیکی بهرتا تهه — لگا نتهنو نمین منزکی زور کی ساتهه

یقین هی یون کوی دن جو کریگا — تو وه گهوڑ اتیرا بهنا اوٹهیگا

وگر تو چاہی یہہ ٹہنڈا ہو گہوڑا — تو پانی سی اسکو لیکر تہوڑا تہوڑا

چہڑک فوطوں پہ اوسکی دیمین دن بار — کہ شہوت اوسکی تا ہو جای کم یار

بہت چہوٹی ہو جب گہوڑی کی الت — یہہ بی شک ہی نجابت کی علامت

یقین ہی اوسکی بچی خوب ہونگی — ہر ایک دل کی وہی مرغوب ہونگی

طرف سی اوسکی مونہہ مت موڑیو تو — اوسکو گہوڑیوں پر چہوڑیو تو

پر اس گہوڑی پہ گہوڑا چہوڑ تو مست — کہ جسکی فرج چہوٹی ہو نہایت

اوسیکی وہ اصالت کا ہی قایل — کہ جسکی فرج چہوٹی دیکہی عاقل

بدلہ بہنسی

در بیان مست شدن مادیہ و ترکیب گشتن بچہ

اگر چاہی کہ گہوڑی لائی آلنگ — تو اوسکا بہی بتاؤن تجہکو میں ڈہنگ

مسور اور بہنگیں اوسکو دی پکا کر — تجہی نا خوش کری آلنگ لا کر

برابر دونو چیزین سیر بہر روز — کہلانا تین دن تک ای دل افروز

و یا بابہی اوسی روٹی کہلانا — کہ ممکن اوس سی ہی آلنگ لانا

جب آلنگ اوسکی اخر ہونی پر آئی — تب اوسپر چاہیئی گہوڑا تو چہوڑای

وگرنہ ابتدا مین ای سخنور — نہین ہونی کی گابہن وہ مقرر

الخ

اگر گہوڑی نہیں بچہ جنتی آج — تو پہر آلنگ کی ہی وہ نہ محتاج
چھٹی ہیں چہوڑ گہوڑا اوسپر ای یار — کہ ہو جاوی متقرر وہ شکم دار
اگر اوسکا تجہی بچہ ہی لینا — تو دن دو تین اوسی دانہ نہ دینا
پڑہاوی اوسپہ گہوڑا پاکھوں تین — نہ رکہہ اوسکو زیادہ پیٹ کی بن
ولی نزدیک جب جننی کی آوی — تو لایق ہی تو اوسکو گہی کہلاوی
سمجھ لینا یہہ گہی دینا لگی جو — کہ گہی ہر روز بس ایک پاو پہر ہو
اور اب تعداد اوسکی سن لی مجہسی — پیالی گہی اوسی چالیس دن دی
ولی پیٹ اوسکا جون جون بڑہتا جاوی — تو لازم ہی کہ دانا کم کہلاوی
سبب یہی ہیہ کہ دب جاویگا بچہ — وہ یا گر ہی تڑپیگا پیٹ کچہ
کہ چھٹا ہووی اوسکو سہل ہوجاوی — اور اوس بچہ میں قوت ہو سوائی
وگر چاہی کہ ہو موقوف آلنگ — تو پہر میں جو کہوں وہ کر نہ ہو تنگ
کئی دن باسی پانی فرج پر مار — کہ تا آلنگ ہو موقوف ای یار

در بیان علاج اسپ سوختہ از آتش خواہ از بارود

کسیکا گر کہیں جل جای گہوڑا — تو زخم اوسکا بہت ہو یا ہو تہوڑا
عرق وہ پیاز کا گر اوسپہ لگوای — تو بس فی الفور اوسی آرام ہو جای

بدلہ دینی

یہی انسان کی بہی ہی دوا ہے　　مکرر آزمایا ہی یہہ سو بار

در بیان علاج برص یعنی سپید داغ سفید کوڑہ کہ پیدہ ہون اسپ شود

کوئی گھوڑا اگر ہو تیس جانی　　تو اوسکی سن دوا مجہسی بانی

کہ بینگن کاٹ کر پانی مین اک ڈال　　مل اوسکو ہاتہہ سی تو خوب فی الحال

رگڑ اوس بینگن اور پانی کو ہر روز　　تو اون داغونکی ہو سیرا بدل افروز

یقین ہی بیس دن مین ای مری یار　　وہ داغ اوسکی نہین رہینگی زنہار

اسی اللہ ہی مینی آزمایا　　نہین مطلق کبہی فرق اسمین آیا.

در بیان علاج تہنی یعنی پستان بہند

اگر جاہی تہنی کٹ جای پیاری　　عمل تو کر تو کہنی پر ہماری

ملادی تہوڑی سجی اور چونا　　ملا پانی بہر اون دونونمین دونا

کئی دن پی بہ لی او سبر اوسی دہر　　کہ تا وہ کاٹ کر کر دی برابر

در بیان دور کردن موہری یعنی پیچہ مو

اگر چہ تجہکو ہو یہہ بات منظور　　کہ گہوڑی کی کرون بہوریکو مین دور

تو ہین تجہکو بتاؤن حکمت ای دوست　　وہانکا او سنری سی کاٹ تو پوست

لگانا تیل اور سپید ور اوپر — نکل آونیگی بال اوسجا برابر
کچہہ او سمیں ذرہ رہ جاوی خلل گر — تو پہر اوسپر دوبارہ وہ عمل کر
کہ پہر ہرگز نہیں نکل آونگی وہاں بال — نہیں رہتی کا کچہہ بہور ریکا احتجال

دربیان دور کردن عقرب بارہ

کبہی جسمیں تیری یہہ بات اگر آئی — کہ عقرب اور ستارہ دور جاوی
تو گہکر بال وہان کی پہینک دیجو — خدا کیو اسطی مت دیر کیجو
لگایا کیجو اوسپہ خشک ہلدی — کہ تا نکلیں وہانکی بال جلدی
یقین ہی نکلی وہانکی بال بہر تنگ — نہوہرگز تو اونکو دیکہیہ کرینگ

دربیان دور کردن لینک یا پچاول دست وپای اسپ

جو ہو پٹ نک کسیکی یا پچکاول — تو موند اوسجا کی تو بالونکو اول
پہر اوسکی بعد دی کچہہ نی یہہ گہری — کہ خون ال انہو جاری جو نہ ٹہری
بہت سی پہر منگا خربزہ الحہ کی دوست — او تار اوس خبر کی اوپر سی وہ سب پوست
اوسی تو ڈال رکہہ پانی کی اندر — کہ تا پانی کی اندر وہ رہی تر
بقدر احتیاج اوسمیں سی لی لیا یہ — اوسی کر کوٹ کر باریک تیار
پکا پہر لوبل ہیں انسانکی اوسکو — لگا پہنچنی کی اوپر پہر اوسہی تو

ہند بار رکہہ اوسپر اوسکو رات اور دن تو نہین کہر سات دن روز تک گن گن
جو سوجی پانو گہوڑیکا نہایت تو کچہہ زنہار تو گہبرائیو مت
منگا کر پہٹکری اور بہون پہتکر چہان ملا مٹی مین اور اسکو امیری لگان
لگا پا کر اوسی اوسجا پہ ہر روز کہ اچہا تا وہ ہو جلد اے دل افروز

ایضاً

وہ باشندیہ کا ایک موٹا کرا ڈال کہ اوسکی توجہہ سنی تا ہو وہ پامال
بکثر رہین یہہ نسخہ آزمائی اسی خاطر تجہی مینی بتائی

در بیان علاج تپی

اگر او جہلی کسی گہوڑیکی تپی تو پہر جس کینچلی مین ہو نہ جتی
اوسی بلکر وہین گوڑ مین کہلاوی کہ تا تپی کو وہ بالکل مٹا دی
نہین ورنہ اسکا کچہہ سنتی مین ایا اسی خاطر نہین یہان کچہہ سنایا

ایضاً

وہ پالی گیروا ور لی کالی مرچین بہت سا کوٹ تا رہوین کرچین
کہلا دینا یہہ دونو بہی بدستور کہ ہو جاوی خلل تپی کا سب دور
ولیکن دونو چیزین جب یہہ دنیا تو ادہی پاو ان دونونکو لینا

در بیان علاج بائیہ یعنی

کسی گھوڑے کی جاوی پاچھہ اگر ایک | مصبر ساری کہتی ہین اوسی رگ
تو رکھہ کپڑے کی گدی اوسپہ اگر کر | ولیکن خوب اوسی پانی سی تر کر
نہو جب تک وہ اچھا تو نہین کرنا | ہمیشہ گدی اوسپر تر سی دہرنا

در بیان زائب حلوای ادرک کہ اسپ را بہرو جوانی بیجہیز را حکم اکسیر دارد در ہر موسم خصوص در سرما

منگا بازار سی گہی ڈہائی آثار | اور اوتنی ہی تو لیسو ہلدی ای یار
پہر اوتنا ہی تو ادرک کوٹ پاک | کر اوتنی ہی تو میتہی پیس کر ٹہیک
چڑہا دی گہی تو ایک باسن ہین جلدی | بہونی تا خوب اول سب ہی ہلدی
پہر اوسمین میتہی اور ادرک کو تر ڈالی | ملی اونکو بہت مت کیجیو لالی
ملا پہر پانچ سیر اوسمین مٹہائی | او نڈیل ایک دودہ دس سیر اوسمین نہائی
اوتہار کہہ سب یہہ حلوا سا بنا کر | دبا کر تاؤ پہر پانی ملا کر
بڑہانا رفتہ رفتہ سیر بہر تک | کہ ہی اکسیر یہہ حلوای ادرک
بنانا پہر تو نہین جب ہوجگی یار | نہین ہی کچھہ سکہانا تجھکو درکار
جو ساری جاڑی تو پورا نہین کہلاوی | تو گہوڑا تجہکو انکا عالم دیکہلاوی

قسم ہی کچھہ عجایب ہی یہہ نسخہ — غرض یہہ ہی غرایب ہی یہہ نسخہ

کبھی تیار جو گھوڑا کیا تھا — تو مینی یہہ مہینون تک دیا تھا

ترکیب دادن تر گھیر کھای دانہ

اگر چاہی کہ تو گھوڑی کو دی گھیر — تو کر تو گھیر دینی کی یہہ تدبیر

مہیلا موٹھہ کا پکو اکی ملوا — پہر اوسکو دودہ کی اندر تو ملوا

ملا کر اوسمین پہر جلدی مٹہای — دوبارہ آنچہہ پر رکھہ پیری بہائی

پکی جب خوب تب اوسکو جمانا — عوض دانی کی اوسکو ہی کھلانا

جو تھوڑی ہو تو اتنا کام کیجو — کہ بس اوسکو فقط پانی پہ دیجو

پہن ہی وزن کی کچہہ اسکی بکار — تو جتنا پاوی موقع اوتنی دیجئی بار

دربیان بیماری بدنام

کسی گھوڑی کو گر ہو جای بدنام — تو پہر مین جو کہون تو کر وہی کام

سیہنجنی کی تو لی دو پیسی بہر چہال — اوسی بس کوٹ کر یا رنگ کر ڈالا

منگا نصف اوس سی حقیق سنگ بنجان — او پہن بہی کوٹ کر کر لی کپڑچہان

بہم اون دونو چیزونکو ملا دی — ملا کر پہر مہلیہ مین کہلا دی

کھلا اوتنا سحر اور اوتنا ہی شام — ولی تب تک کہلا جبتک ہو آرام

قسم ہی کچھہ عجایب ہی یہہ نسخہ　　غرض یہہ ہی غرایب ہی یہہ نسخہ
کبھی تیار جو گھوڑا کیا تھا　　تو میںنی یہہ مہینوں تک دیا تھا

ترکیب دادن ترا کھیر بجای دانہ

اگر چاہی کہ تو گھوڑی کو دی کھیر　　تو کر تو کھیر دینی کی یہہ تدبیر
مہیلا موٹھہ کا پکوا اکی ملوا　　پھر اوسکو دودہ کی اندر تو ملوا
ملا کر اوسمین پھر جلدی مٹھائی　　دوبارہ آنچہ پر رکھہ میری بھائی
پکی جب خوب تب اوسکو جانا　　عوض دانی کی اوسکو ہی کھلانا
جو تھوڑی ہو تو اتنا کام کیجو　　کہ لب اوسکو فقط پانی پہ دیجو
پہن ہی وزن کی کچھہ اسکی درکار　　تو جتنا پاوی موقع اوتنی دی یار

در بیان بیماری بد نام

کسی گھوڑے کو گر ہو جای بد نام　　تو پھر مین جو کہوں تو کر وہی کام
سنبھنجی کی تو لی دو پیسی بھر چھال　　اوسی لب کوٹ کر یا ریک کر ڈال
منگا نصف اوس سی جیتی سرخ کنجان　　او پہن بھی کوٹ کر کر لی گر چھان
بہم اون دونو چیزونکو ملا دی　　ملا کر پھر مہیلے مین کھلا دی
کھلا اوتنا سحر اور اوتنا ہی شام　　ولی تب تک کھلا جبتک ہو آرام

مجھی ایک آشنانی ہی تبایا   یہہ نسخہ تہا اونہونکا آزمایا

ایضاً

وہ تیل اور پھلاوین تو اوسی دی   ملاوی دونو چیزونکو ملی لی
تجھی ہین وزن سی کردون خبردار   ٹکی دو پہر ایک انمین سی ہوار
کھلا چالیس دن تک اسقدر روز   ولیکن تل ہون کالی ایدل افروز
کچل کر خوب دونو نکو ملانا   سحر پیش از نہاریکی کھلانا
اگر بد نام مادہ ہووی یا نر   دوا دونو مرض کی ہی یہی کر
جو نر ہی تو وہ ہوتا ہی اگاڑی   جو مادہ ہی تو ہوتی ہی پچھاڑی
یقین ہی اسی ہر سانی ہی سو دور   کھلاوی تو اگر اسکو بدستور

در بیان بند کردن خون زخم

نہ ہو گر زخم سی گھوڑیکی خون بند   تو پھر میرا کہا مان ای خردمند
تو اوسپر باندہ ایک مکڑی کا جالا   کہ ہو وہ بند گر خون کا نالا
وہ یا اوسپر سہاگا پیس کر ڈال   کہ بس ہو وہ لہو بند اوسکا فی الحال
یہی انسان کی بہی ہی دوا یار   بتایا مینی اگی تو ہی مختار

در بیان ورم مغوطہ کہ آنرا در ہندی زبان اگربہاری میگویند

جو فوطی ہوون کسی گہوڑیکی بہاری　　توسن مجہہ سی نکر کچہہ آہ و زاری
لگا ملتانی متی کو رگڑ کر　　کئی دن روز اون فوطونکی اوپر
ولیکن ٹہنڈی پانی مین لگانا　　مفصل کہہ دیا مت بہول جانا

ایضاً

وہ پا منگوا کی کالی زیری ای یار　　لگا پانی مین پسوا کر کئی بار
ولی لیپ اوسکا کرنا گرم کرکی　　سہ سہ روز اون فوطون پہ بہر کی
یہی کہتی ہین جتنی ہین مبصر　　مرض ہوتا ہی یہہ ترکی کو اکثر

دربیان علاج آب کم خوردن اسپ

جو گہوڑا کوئی کم پیتا ہو پانی　　توسن ترکیب اوسکی مجہہ سی جانی
مدام ای یار اجواین منگا کر　　کہلا دانی کی اوپر دو ٹکی بہر
یقین ہی کہ پہنچ کر پانی وہ پیوی　　کری جی خوب اور خوش وقت جیوی

دربیان علاج برسانی

جو برسانی کسی گہوڑیکو ہو یار　　تو کر جو مین کہون مت کر تو تکرار
سنگہاڑا رسمین لیمون کی رگڑ کر　　کئی باری لگا ہر روز اوپر
یقین ہی یہہ کئی دنمین کہ ای یار　　وہ برسانی بہنین رہنی کی زنہار

رکھی ولسی اگر میری طرف دھیان — تو کہدون تجھی رباتی کی پہچان
غرض جو چیٹ رہی بات بہتر — وہی بر ساتی ہی تو اوس سی بہت در

در خاتمہ این نسخہ گوید

مجھی کہنی تھی جو جو بات منظور — کہا اوس اوسکو نظم اپنی بمقدور
کیا پر مختصر اسکو نہ بد ست — کہ تا ہو لکھنی پڑہنی مین نہ دقت
جو دیکھی ہی غور سی تو ای خرد مند — تو دریا کو کیا کوزی مین ہی بند
وہ نسخہ تہی جو میری آزمائی — سو تجھکو مینی سب وہ کہہ سنائی
کیا ہی عیسوی ن مین کہہ کی مرقوم — رہی تعداد بہی تجھکو یہہ معلوم
اگر پوچھی کوی ہجری تھی کی بس — تو کہہ تہی ایک ہزار اور دو سو اور دس ۱۲۱۰
لکھہ اوپر تہا میرا چالیس سی سن — کہا تہا مینی اس نسخہ کو جب بن
فرسنامہ یہہ جب ہو چکا با تمام — فرسنامہ رنگین رکھا نام
ہزار اسکی ہین پوری شعر بہائی — تجھی گنتی بہی مینی کہہ سنائی

تمام شد

نسخہ ہذا از اصل کتاب تصنیف محقق اجل و فارس مکمل قدوہ شاعران زمان جناب سعادت یار خان متخلص برنگین خلف الرشید ...

طهماسپ بیگ‌خان بهادر اعتقاد جنگ نقل بر داشته بمعرض
نوشت در آمد تحریر ۲۴ ماه جولای ۱۸۵۵ء

[illegible]

در دوره کال چک در عمل صاحبان کمپنی انگریز بهادر در ماه سانوج
سموت ۱۹۱۲ باتمام رسید فقط

606

هو الغنی

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

ضوء المصادر

دستور الصبیان

پندنامه مصلح الدین

محمود نامه

لاز

باز هوای چمنم آرزوست

جلوه سرو سمنم آرزوست



